عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوة

انٹرنیشنل
جلد ۶ ـ شمارہ ۳۰

قادیانی امن پسند ہیں یا تخریب کار؟؟

فضائلِ قرآن

عورت کا کردار

جہاد تھانہ بھون اور شاملی

پاکستان میں قادیانیوں کی سرگرمیاں

پیلو کی بازیافت
Hamdard
PEELU TOO
ہمدرد
مِسواک سے
ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تک
پیلو کے مؤثر اور مجرّب اجزا پر مشتمل ایک مکمل طبّی ٹوتھ پیسٹ پیش کر کے ہمدرد نے حفظِ دنداں کی دنیا میں بھی اوّلیت حاصل کر لی ہے۔
پیلو صدیوں سے دانتوں کی صفائی اور مسوڑھوں کی مضبوطی کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ہمدرد کی تحقیق جدید نے پیلو کے ان افادی اجزا اور دوسری مجرّب جڑی بوٹیوں سے ایک جامع فارمولے کے مطابق ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ تیار کیا جو پوری طرح دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
ہمدرد
پیلو ٹوتھ پیسٹ
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
پیلو کے اوصاف مسوڑھے مضبوط دانت صاف
اعلانِ اخلاق
پاکستان سے محبت کرو۔ پاکستان کی تعمیر کرو
Adarts-HTP-3/88

ہفت روزہ

ختم نبوت

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | [illegible] | شمارہ نمبر ۳۰

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون : ۷۱۱۹۶۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے

سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ——— ۴۲۵ روپے

افریقہ ——— ۳۷۵ روپے

یورپ ——— ۳۷۵ "

ایشیا ——— ۳۷۵ "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ——— مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ——— پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ——— برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب ——— بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ——— متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ——— جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ——— برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ——— کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب ——— فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ——— عبدالرؤف جتوئی

گوجرانوالہ ——— حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ ——— ایم عبدالرحیم شکرگڑھ

مری ——— قاری محمد اسد اللہ عباسی

بہاولپور ——— محمد اسماعیل شجاع آبادی

سکھر/گھوٹکی ——— حافظ غلام مصطفیٰ قاسمی

جھنگ ——— غلام حسین

ٹنڈو آدم ——— محمد راشد مدنی

پشاور ——— مولانا نور الحق نور

لاہور ——— طاہر رزاق مولانا کریم بخش

مانسہرہ ——— سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد ——— مولوی فقیر محمد

لیہ ——— حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسماعیل خان ——— محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان ——— فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ/شاہکوٹ ——— محمد متین خالد

ملتان ——— عطاء الرحمٰن

سرگودھا ——— حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) ——— نذیر احمد بلوچ

گجرات ——— چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ——— قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ——— راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ———

امریکہ ——— چوہدری محمد شریف تکوری • ڈنمارک ——— محمد ادریس • ٹورنٹو ——— حافظ سعید احمد

دوبئی ——— قاری محمد اسماعیل • ناروے ——— میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ——— عامر رشید

ابوظہبی ——— قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ——— محمد زبیر افریقی • مونٹریال ——— آفتاب اللہ

لائبیریا ——— ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ——— محمد اخلاص احمد • برما ——— محمود یوسف

باربڈوس ——— اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ——— اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ ——— اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ——— عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ ——— محمد اقبال • بنگلہ دیش ——— محی الدین خان •

ایڈیٹر/پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا ——— طابع: سید شاہد حسن ——— مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ——— مقام اشاعت: ۲۰/اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی ۳ •

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی بارے میں اسلامی کانفرنس کی ذمہ داری

ایک اخباری اطلاع کے مطابق اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل جناب شریف الدین پیرزادہ نے مسلمانوں کے دوسرے مذاہب اختیار کرنے کی روش کو روکنے کیلئے ایک مربوط اور منظم لائحہ عمل اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔ اس معاملہ کو انہوں نے قابل تشویش مسئلہ قرار دیا ہے۔ جو نہ صرف افریقہ بلکہ ایشیا کے بھی چند علاقوں میں عیسائی مشنریوں کی مربوط کوششوں سے کھڑا ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا ان مشنریوں نے بالخصوص مسلمانوں کے غریب طبقے کو ہدف بنا رکھا ہے۔

عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں پاکستان، بنگلہ دیش اور بھارت اور خصوصاً انڈونیشیا میں خطرناک حد تک بڑھتی جا رہی ہیں۔ علماء کرام اور دینی تنظیمیں اپنے اپنے طور پر اور اپنے اپنے ملکوں میں جہاں تک ممکن ہے عیسائیت کا مقابلہ کر رہی ہیں، لیکن اس پر تشویش کا اظہار کافی نہیں، دنیا کے تمام مسلمان ممالک کو چاہیئے کہ وہ نہ صرف عیسائیت کے مقابلے کے لیے بلکہ ہر باطل کے تعاقب خصوصاً قادیانیت، یہودیت، بہائیت، پرویزیت جو دراصل عیسائیوں کی ہی پیداوار ہے ——— کمربستہ ہو جائیں اور ہمارے نزدیک تو اسلامی کانفرنس کی تنظیم ہی اس کام کو بہتر اور احسن طریقے پر انجام دے سکتی ہے۔

جناب شریف الدین پیرزادہ کی تشویش اپنی جگہ بجا ہے لیکن اس موقع پر ان سے ہمارا ایک چھوٹا اور اہم سوال رہ جاتا ہے، ہم نے ایک گذشتہ شمارے (مورخہ ۷ تا ۱۳ فروری ۱۹۸۶ء جلد نمبر ۴ شمارہ ۳۲) اخباری رپورٹوں کی بنیاد اور ایک ہفت روزہ کے حوالے سے اسلامی کانفرنس کی تنظیم پر ایک الزام لگایا تھا کہ اسلامی کانفرنس نے امت مسلمہ پر ایک زہریلا سانپ مسلط کر رکھا ہے وہ ہے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اور اس تنظیم نے اسے پانچ کروڑ ڈالر اسلامی ملکوں میں سائنس کی ترقی کے لیے دے دیئے ہیں۔" اس الزام کو تقریباً ۲۱ ماہ گذرنے کو ہیں لیکن تنظیم کے جنرل سیکرٹری نے اب تک وضاحت کی تکلیف گوارا نہیں فرمائی ہے۔ سعودی عرب میں مقیم ہمارے ایک انتہائی قریبی دوست نے غالباً جناب شریف الدین پیرزادہ سے ہمارے الزام پر گفتگو فرمائی" انہوں نے بتایا کہ یہ کہہ کر مطمئن کر دیا کہ "اس کی کوئی حقیقت نہیں خدا کرے کہ ایسا ہی ہو لیکن پیرزادہ صاحب کو چاہیئے تھا کہ وہ دنیا کے مسلمانوں کو مطمئن کرنے کے لیے اخباری بیان کے ذریعہ اس کی تردید فرما دیتے۔ اس کی تردید نہ ہونے کی وجہ سے ہمارا الزام اپنی جگہ برقرار ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو اس قدر آگے بڑھانے اور مسلمانوں میں اور عالم اسلام میں مقبول کرانے میں ہمارے ہی چند ناسمجھ جدید تعلیم یافتہ طبقہ کا ہاتھ ہے جو ایک طرف تو اسلام کے علمبردار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور دوسری طرف ایک مرتد سائنسدان کی پذیرائی کر کے اور اس کی شان میں قصیدہ خوانی کر کے اسے یہ موقع فراہم کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اندر گھس ہماری ہی امداد کے بل بوتے پر قادیانیت کو سچا مذہب قرار دینے کا کام سرانجام دے۔

ہم ان لوگوں سے جو ہم پر سائنس دشمنی کا الزام لگاتے ہیں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے قادیانی لٹریچر میں یہ نہیں پڑھا! جس میں یہ لکھا ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل انعام کا ملنا قادیانی مذہب کے سچے ہونے کی دلیل ہے اور یہ کہ "اسلام کو غالب" کرنے یعنی قادیانیت کو غالب کرنے کے لیے" ڈاکٹر عبدالسلام جیسے لوگوں کی ضرورت ہے۔

دنیائے اسلام میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی سے بہت زیادہ ذہین ترین اور مایہ ناز سائنسدان موجود ہیں۔ اسلامی ممالک کو چاہیئے کہ ان کی خدمات حاصل کرے اور ڈاکٹر عبدالسلام جیسے لوگوں کا محتاج نہ بنے۔ اسلامی تنظیم کی کانفرنس کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ڈاکٹر عبدالسلام کے قادیانی ہونے کے بارے میں پوری دنیا پر واضح کر کے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائے۔

قادیانی امن پسند ہیں یا تخریب کار؟؟

شاہ فیصل کالونی کراچی میں گذشتہ دنوں ایک قادیانی اپنے گمراہ کن عقائد پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرتے ہوئے دھر لیا گیا۔ وہ اتنی برق رفتاری سے درمیان میں کچھ دوکانیں چھوڑ چھوڑ کر مذکورہ پمفلٹ تقسیم کر رہا تھا تاکہ کسی کی گرفت میں نہ آئے۔ گذشتہ چند دنوں سے یہ سلسلہ چوری چھپے خفیہ مگر منظم طریقہ پر قادیانیوں نے شروع کر دیا تھا۔ جب اخبارات میں یہ خبر آئی تو قادیانیوں نے الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصداق علماء کرام کے خلاف اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا۔ اور بڑے مظلومانہ انداز میں رونا رویا۔ ذرا قادیانی بیان ملاحظہ فرمائیں۔

"کراچی ۱۳؍ دسمبر (امن نیوز) احمدیہ ایسوسی ایشن کراچی کے سیکرٹری نے کہا ہے کہ مقامی انتظامیہ بے گناہ احمدیوں کی گرفتاری کا سلسلہ بند کرے اور مختلف مذہبی گروہوں کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرنے، ان کے درمیان نفرت پھیلانے والے عناصر کے خلاف اقدامات کئے جائیں۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ کچھ مقامی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ایک احمدی نوجوان کو شاہ فیصل کالونی میں ایک پمفلٹ تقسیم کرتے ہوئے پکڑا گیا یہ پمفلٹ بہت اشتعال انگیز اور قابل اعتراض تھا۔ نیز کراچی کے حالیہ ہنگاموں کا سبب یہی احمدی عناصر تھے۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ تمام الزام غلط اور گمراہ کن ہے۔ احمدی امن پسند اور قوانین کی پابندی کرنے والے شہری ہیں ان کے ریکارڈ سے ثابت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذکورہ پمفلٹ میں احمدیہ تحریک کے بانی کی تحریروں کے چند اقتباسات تھے۔ جن میں احمدی عقائد پر مثبت انداز میں روشنی ڈالی گئی تھی۔ ان میں کسی دوسرے پر کوئی حملہ نہیں کیا گیا تھا، اسکو کسی صورت اشتعال انگیز اور قابل اعتراض قرار نہیں دیا جا سکتا۔"

(روزنامہ امن کراچی ۱۴؍ دسمبر ۱۹۸۶ء)

غور فرمائیے کہ ایک ایسا پمفلٹ جس میں مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ تحریر کیا گیا ہو کہ "میں کافر نہیں" جب کہ پوری امت مسلمہ کے نزدیک مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار نہ صرف کافر بلکہ مرتد و زندیق ہیں۔ پاکستان کا آئین بھی انہیں کافر قرار دیتا ہے۔ اس کے علاوہ ملک میں صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کا نافذ کردہ قادیانی آرڈیننس مجریہ اپریل ۱۹۸۴ء بھی موجود ہے۔ جس کے تحت قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہیں ظاہر کر سکتے اور نہ اپنی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ ان سب پابندیوں کے باوجود قادیانیوں کا ایسا پمفلٹ تقسیم کرنا کہاں تک درست ہے! کیا ایسے پمفلٹ تقسیم کرنے والے کو بے گناہ کہا جا سکتا ہے؟ کیا اس نے آرڈیننس کی خلاف ورزی کا جرم کر کے مسلمانوں کو مشتعل نہیں کیا؟۔

قادیانیوں نے مذکورہ پمفلٹ کھلے عام بازاروں میں، بسوں میں، مسلمانوں میں تقسیم کیا جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے، مسلمانوں نے ہی مجرم کو عین موقع پر پکڑا اور پولیس کے حوالے کیا، اگر پمفلٹ قابل اعتراض نہ ہوتا تو مسلمان کیوں پکڑتے؟

مسلمان تو قادیانیوں سے، ان کی تحریروں سے نفرت کرتے ہیں۔ پھر انہی تحریروں کو مسلمانوں میں پھیلایا جا رہا ہے تو کیا مسلمان اس سے مشتعل نہیں ہوں گے! کیا اب بھی قادیانیوں کا یہ دعویٰ کہ وہ "قوانین کی پابندی کرنے والے ہیں" ـــــ کوئی تسلیم کرنے کو تیار ہے!

قادیانیوں نے نہ آج تک پاکستان کو تسلیم کیا نہ آئین پاکستان کو بلکہ ہم یہ کہیں کہ وہ سب سے پہلے آئین کی غداری کے مرتکب ہیں اور قوانین کو توڑنے والے ہیں تو غلط نہ ہوگا۔ ہمارے سامنے بے شمار اس کی مثالیں موجود ہیں، ان میں سے چند ایک مختصراً ملاحظہ فرمائیں۔

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ (قادیانیوں کے مرکز) ریلوے اسٹیشن پر مرزا طاہر قادیانی کی قیادت میں نہتے مسلمان پر بابکوں، ڈنڈوں، چھریوں سے حملہ کر کے زخمی کرنا۔

فروری ۱۹۸۸ء میں مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کرنا۔

ساہیوال میں دو مسلمانوں کو فائر کر کے شہید کر دینا۔

رمضان المبارک میں نماز فجر کے بعد سکھر (سندھ) میں ایک مسجد پر بموں سے حملہ کرنا۔

سیالکوٹ میں دو مسلمان نوجوانوں کو شہید کر دینا۔

اس کے علاوہ ملک کے اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانی نے سرکاری عہدوں کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے سرکاری محکمہ میں جو لوٹ کھسوٹ مچا کر، ملک کو اقتصادی طور پر مفلوج کر کے اپنی جیبیں بھری ان کے واقعات وقتاً فوقتاً ختم نبوت میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ قادیانیوں نے ملک میں بڑے بڑے کارنامے تخریب کاری کے ایسے انجام دیئے ہیں جو ان کے چہرے پر بدنما داغ ہیں جسے دھویا نہیں جا سکتا۔ درج ذیل واقعات اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں

مدیر اردو ڈائجسٹ نے اپنے ماہنامہ اکتوبر ۱۹۸۲ء کے شمارے میں انکشاف کرتے ہوئے لکھا تھا کہ کابل میں تخریب کاروں کے جتھے تیار کرنے والا قلندر مومن نامی شخص قادیانی تھا۔

میڈروایخ جو جاسوسی کے الزام میں ۱۴ سال قید بھگت رہا تھا اور فضائی قزاقوں نے رہا کرا دیا تھا وہ بھی قادیان میں پیدا ہونے والا تھا۔

باقی صفحہ ۲۹ پر

اہمیت کا کیا پوچھنا۔ حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس پاک ذات کی جس نے سمندر کو حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور بنی اسرائیل کے لیے دو ٹکڑے کر دیا تھا۔ تورات میں لکھا ہے کہ اللہ سے ڈرتا رہ اور صلہ رحمی کرتا رہ میں تیری عمر بڑھا دوں گا سہولت کی چیزوں میں تیرے لئے سہولت پیدا کر دوں گا مشکلات کو دور کر دوں گا۔

صلۂ رحمی

اہل قرابت پر صدقہ کا ثواب دگنا ہے

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی

اللہ جل شانہٗ نے اپنے پاک کلام میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاک ارشادات میں اس پر خصوصیت سے تاکید فرمائی ہیں۔ اور تعلقات کے توڑنے پر خصوصی وعیدیں فرمائی ہیں، اس لئے اس مضمون کو اہتمام کی وجہ سے مستقل فصل میں ذکر کیا گیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ اہل قرابت پر صدقہ کا ثواب دگنا ہے۔ (کنز)

ام المومنین حضرت میمونہؓ نے ایک باندی آزاد کی تو حضورؐ نے فرمایا کہ اگر تم اس کو اپنے ماموؤں کو دے دیتیں تو وہ افضل تھا (کنز) لہٰذا صدقات کے اندر اگر کوئی دوسری دینی ضرورت اہم نہ ہو تو عام صدقے اہل قرابت پر صدقہ کرنا افضل ہے البتہ اگر کوئی دینی ضرورت در پیش ہو تو اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کا ثواب سو گنا تک ہو جاتا ہے۔ قرآن پاک اور احادیث میں بہت کثرت سے صلہ رحمی کی ترغیبات اور قطع رحمی پر وعیدیں آئی ہیں۔ مگر خوف ہے اس رسالہ کے بڑھ جانے کا۔ اس لئے صرف آیات وعید کی ذکر کرکے چند احادیث اس مضمون کی ذکر کرتا ہوں کہ ذرا بھی طول ہو گیا تو ہم لوگوں کو ان کے پڑھنے کی بھی فرصت نہ ملے گی۔ مگر یہ سارے مضامین اس قدر اہم ہیں کہ باوجود اختصار کے بھی یہ رسالہ بڑھتا ہی جا رہا ہے، اور ایک حصہ کے بجائے شاید دو حصے کرنے پڑ جائیں۔

"بے شک اللہ جل شانہٗ اعتدال کا اور احسان کا اور اہل قرابت کو دینے کا حکم فرماتے ہیں اور منع کرتے ہیں بے حیائی سے اور بری بات سے اور کسی پر ظلم کرنے سے، اور تم کو ان امور کی نصیحت فرماتے ہیں تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔" (نحل۔ ع ۱۳)

فائدہ: حق تعالیٰ شانہٗ نے قرآن پاک میں بہت سی جگہ اہل قرابت کی خیر خواہی، ان کو دینے کا حکم اور اس کی ترغیب فرمائی ہے، چند آیات کی طرف یہاں اشارہ کیا جاتا ہے، جس کا دل چاہے کسی مترجم قرآن شریف کو دیکھ لے۔ وبالوالدین احسانا و ذی القربیٰ (بقرہ ع ۱۰) قل ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین (بقرہ ع ۲۶) سورۂ نساء کا پہلا رکوع تمام۔ وبالوالدین احسانا وبذی القربیٰ (نساء، ع ۶) وبالوالدین احسانا (انعام ع ۱۹) واولوا الارحام بعضهم اولیٰ ببعض فی کتاب اللہ (انفال، ع ۱۰) لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم (یوسف، ع ۱۰) والذین یصلون ما امر اللہ به ان یوصل (رعد، ع ۳) ربنا اغفرلی ولوالدی (ابراہیم ع ۶) وبالوالدین احسانا (بنی اسرائیل ع ۳) واخفض لهما جناح الذل (بنی اسرائیل ع ۳) وآت ذا القربیٰ حقه (بنی اسرائیل، ع ۳) وکان تقیا وبرا بوالدیه (مریم، ع ۱) وبرا بوالدتی (مریم، ع ۲) اذ قال لابیه یا ابت الخ (مریم، ع ۳) وکان یامر اهله بالصلوٰۃ والزکوٰۃ (مریم، ع ۴) وامر اهلك بالصلوٰۃ (طٰہٰ، ع ۸) والذین یقولون ربنا هب لنا من ازواجنا وذریتنا (فرقان، ع ۶) واصلح لی فی ذریتی (احقاف، ع ۲) رب اغفرلی ولوالدی (نوح، ع ۲)

یہ چند آیات نمونہ کے طور پر ذکر کی گئیں ہیں کہ سب لکھنے میں اور ترجمہ میں طول کا ڈر تھا، یہ ان تین آیات کے علاوہ ہیں جو مفصل یہاں ذکر کی گئیں۔ ان کے علاوہ اور بھی آیات ملیں گی جس چیز کو اللہ جل شانہٗ نے اپنے پاک کلام میں بار بار ارشاد فرمایا، اس کی

حق تعالیٰ شانہٗ نے قرآن پاک میں کئی جگہ صلہ رحمی کا حکم کیا ہے چنانچہ ارشاد ہے واتقوا اللہ الذی تساءلون به والارحام (نساء رکوع ۱) یعنی اللہ تعالیٰ شانہٗ سے ڈرتے رہو، جس سے کہ اپنی حاجت طلب کرتے ہو اور رشتوں سے ڈرتے رہو یعنی ان کو جوڑتے رہو توڑو نہیں۔ دوسری آیت میں ارشاد ہے وآت ذا القربیٰ حقه یعنی رشتہ دار کا جو حق نیکی اور صلہ رحمی کا ہے وہ ادا کرتے رہو۔ تیسری جگہ ارشاد ہے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان۔ یعنی اللہ جل شانہٗ توحید کا اور لا الٰہ الا اللہ کی شہادت کا حکم فرماتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ احسان کرنے کا اور ان سے درگذر کرنے کا حکم فرماتے ہیں اور رشتہ داروں کو دینے کا یعنی صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں۔ تین چیزوں کا حکم فرمانے کے بعد تین چیزوں سے منع کیا ہے۔ فحش سے یعنی گناہ سے اور منکر سے یعنی ایسی بات سے جس کی شریعت میں اور سنت میں اصل نہ ہو اور ظلم سے یعنی لوگوں پر تعلی سے، پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان چیزوں کی تم کو نصیحت فرماتے ہیں تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔

حضرت عثمان بن مظعونؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجھے بہت محبت تھی اور اس کی شرم میں میں مسلمان ہوا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے مسلمان ہونے کو فرماتے تھے۔ اس وجہ سے میں مسلمان ہو گیا۔ لیکن اسلام میرے دل میں نہ جما تھا ایک مرتبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا کچھ باتیں کر رہا تھا کہ مجھ سے باتیں کرتے کرتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی دوسری طرف ایسے متوجہ ہو گئے جیسے کسی اور سے باتیں کر رہے ہوں تھوڑی دیر میں پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے تھے اور یہ آیت شریفہ ان اللہ یامر

باقی صفحہ پر

عورت کا کردار

ڈاکٹر عارفہ سہیل

عورت کا وجود دنیا کے تہذیب و تمدن کی اساس ہے۔ دنیا کی تاریخ عورت کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔ عورت اگر نسلوں کی ماں ہے تو تخلیق سیرت کی بنیاد بھی ہے، افراد کی سیرت کی تشکیل کا اساس عورت کی زیر نگرانی تکمیل پاتا ہے دوسری طرف عورت مردوں کو کسی رخ پر موڑنے کے لئے بسا اوقات ایسا رول ادا کرتی ہے کہ اس کی وجہ سے تاریخ عالم متاثر ہوتی ہے، بات بھلائی کی ہو، یا برائی کی، عورت کی اہمیت دونوں اعتبار سے ناقابل انکار ہے۔

قرآن کا موضوع چونکہ انسان کی ہمہ جائی رہنمائی ہے اسلئے ناممکن تھا کہ قرآن عورت کے تمدنی کردار کا ذکر نہ کرتا۔ قرآنی آیات کی روشنی میں ہم صرف یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ واقعات عالم میں عورت کس حد تک اثر انداز ہوتی ہے، حالات کو صحیح یا غلط رخ دینے میں عورت کا کردار کس حد تک مؤثر ہوتا ہے

سب سے پہلے آدمؑ و حواؑ کے واقعہ کی صورت میں ہمیں عورت کا ذکر ملتا ہے، اگرچہ یہ ذکر قرآنی آیات میں نہیں ہے مگر احادیث نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ حضرت حوا نے حضرت آدمؑ کو "شجر ممنوعہ" کے استعمال کرنے پر آمادہ کرنے میں اہم رول ادا کیا اور خود بھی استعمال کیا۔

حدیث و تفاسیر میں واقعہ کی یہ تشریح قرآن ہی کے مختصر واقعہ کی تفصیل مانی جائے گی کیونکہ حدیث وحی غیر متلو ہے اور وہ قرآن کی شرح کرتی ہے۔ اس طرح ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ عورت حضرت آدمؑ کو ہماری جنت ارضی میں لانے کا سبب بنی اس میں ایک لطیف نکتہ یہ بھی ہے کہ حضرت حوا کا یہ اقدام اگرچہ دوراندیشی کے خلاف تھا مگر اس نے بظاہر شوہر کے مفادات کے محافظ کا کردار ادا کیا۔ حضرت حوا کے اپنے یقین کے اعتبار سے "شجر ممنوعہ" کا استعمال جنت میں دائمی قیام کی ضمانت تھا اور وفاداری کا تقاضہ تھا کہ شوہر کو اس کے استعمال پر آمادہ کیا جائے۔

بہرحال شوہر کے لئے جذبۂ نیک کی یہ سب سے بڑی مثال ہے رہا جہاں تک خدا کے حکم سے غفلت کا سوال ہے تو وہ ہر حال میں ہونا ہی تھا تاکہ زمین کی آبادکاری کا سلسلہ خدائی منصوبے کے تحت مکمل ہو اور ایک ایسی مخلوق وجود میں آئے جو گناہ کر کے اپنے رب کی طرف رجوع ہو تاکہ خدا کی شان غفور کرم کا ظہور ہو سکے۔

زمین پر مرد کا سب سے بڑا مفاد عورت ہی قرار پائی۔ اس حد تک کہ ہابیل و قابیل اس کے لئے قتال پر آمادہ ہو گئے۔ مردوں کی پہلی جنگ نہ زر کے لئے تھی نہ زمین کے لئے بلکہ جنگ عورت کے حصول کے لئے تھی، اس طرح عملاً عورت کے وجود کی اہمیت کو مرد نے تسلیم کیا کہ وہ اس کے لئے کسی کو قتل بھی کر سکتا ہے، یہ واقعہ بھی ہمیں احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

عورت کسی برے مقصد کے لئے بھی اگر عزم کرے تو اس کی قوت ارادی کو نبیوں کی صحبت بھی متزلزل نہیں کر سکتی اس ضمن میں ہمیں قرآن کی حسب ذیل آیت ملتی ہے۔

وضرب اللہ مثلا للذین کفروا امرأۃ نوح وامرأۃ لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین فخانتاھما فلم یغنیا عنھما من اللہ شیئا وقیل ادخلا النار مع الداخلین (تحریم پارہ ۲۸)

ترجمہ:۔ اور کافروں کے لئے اللہ نے نوحؑ اور لوطؑ کی بیویوں کی مثال بیان کی۔ دونوں ہمارے دو نیک بندوں کے تحت تھیں پس ان کے ساتھ خیانت کی تو اللہ کے مقابلے میں اس چیز نے ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا اور کہہ دیا گیا کہ آگ میں داخل ہو جاؤ دوسرے داخل ہونے والوں کے ساتھ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس رول میں عورت اپنی گمراہی پر سختی سے قائم ہے۔ کفر میں بھی وہ مردوں سے پیچھے نظر نہیں آ رہی ہے، بلکہ قائدانہ رول ادا کر رہی ہے، مگر دکھانا ہمیں مقصود یہ ہے کہ وہ قوت ارادی پر مضبوطی کا ایسا ہی مظاہرہ کر رہی ہے جیسا کہ کوئی بھی مرد کر سکتا ہے۔ اس کی مثال ہمیں عہد نبوی میں "ہندہ" کی شکل میں ملتی ہے جو مخالفت اسلام اور عداوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی مرد سے پیچھے نہیں تھی۔

اس کے برعکس فرعون کی بیوی کو دیکھئے، اگر عورت نیکی پر آنے کے لئے نبی سے بھی متاثر نہیں ہو سکتی تو دوسری طرف ہدایت پانے کے بعد کفر کی طرف آنے کے لئے وہ اپنے ایسے شوہر سے متاثر نہیں ہوتی جو اپنے وقت کا ایک ظالم و جابر حکمران بھی ہے، جسے خدائی دعوے سے بھی باک نہیں، یہاں نیکی اور ہدایت پر جمے رہنے کے لئے عورت جس بے مثال قوت ارادی کا مظاہرہ کرتی ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ قرآن نے اسے بھی بطور مثال بیان کیا۔

وضرب اللہ مثلا للذین آمنوا امرأۃ فرعون اذ قالت رب ابن لی عندک بیتا فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظالمین (تحریم ۲۸)

ترجمہ:۔ اور اللہ نے اہل ایمان کے لئے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کی جب اس نے کہا کہ اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے عمل اور ظالم لوگوں سے بچا۔"

یہ وہی عورت ہے جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بیٹا بنایا تھا۔ عجیب بات ہے کہ مکمل ماتحتی اور مردوں کی محتاج ہوتے ہوئے خیر پر قائم رہنے اور شر پر قائم رہنے دونوں اعتبار سے عورت کو مثال کے طور پر قرآن نے پیش کیا۔

اسی طرح عورت کی سازش کی برائی قرآن نے زلیخا کے شوہر کے لفظوں میں بیان کی یہ کید بھی بہرحال عقل کی جس مقدار کا متقاضی ہے۔ اور اس کی اہمیت اس لئے مسلّم ہے کہ صاحب کید ہے، جب خیر کی طرف مائل ہو جائے جو صلاحیت کید میں استعمال ہوتی ہے، وہی صلاحیت اس کید کو تدبیر و تدبر میں

بدل سکتی ہے۔

سورۂ یوسف آیت ۲۸ میں ہے:۔ انہ من کیدکن ان کیدکن عظیم۔

حضرت مریم کو کون نہیں جانتا جن کے نام سے قرآن میں ایک سورۃ ہے، پاکدامنی اور عفت کا ایسا اعلیٰ ترین نمونہ کہ حضرت مسیح جیسے جلیل القدر نبی کو بن باپ کے معجزاتی طور پر پیدا کرنے کے لئے ان کا انتخاب کیا۔

خدا کے حکم کے آگے خود سپردگی اور اس کے منصوبہ کی تکمیل کے لئے اپنے آپ کو ہموار کر دینا۔ کوئی حضرت مریمؑ کی شکل میں دیکھے، ان کے تعلق مع اللہ کو قرآن میں اس طرح بیان کرتا ہے۔

کلما دخل علیہا زکریا المحراب وجد عندھا رزقا قال یا مریم انّٰی لک ھذا قالت ھو من عند اللّٰہ۔

اپنی پاک دامنی کا اس طرح یقین کر خدا کے فرشتوں کو کہہ دیا ہے۔

قالت انّٰی یکون لی غلام و لم یمسسنی بشر ولم اک بغیا۔

ترجمہ۔ انہوں نے کہا مجھے لڑکا کیسے ہو سکتا ہے، مجھے کسی بشر نے نہیں چھوا اور میں فاحشہ نہیں ہوں۔

حضرت مریمؑ کی مثال ہمیں نبی آخر الزمان کی اہلیہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی صورت ہی میں مل سکتی ہے کہ انہوں نے نبی کو اس وقت پہچانا جب وہ ایک پیغمبر نہیں بنے تھے اور اس حد تک پہچانا کہ نبی کی صداقت پر اپنا سارا مال قربان کر دیا اور زندگی میں ان تمام تکالیف کو برداشت کیا جو ایک معزز خاتون پر کئے جا سکتے ہیں، حتیٰ کہ قوم کی طرف سے کل بائیکاٹ پر نبی کا ساتھ نہیں چھوڑا اور زندگی کے تمام عیش و عشرت کو تج دیا۔

عورت جب ایک کمسن دوشیزہ ہوتی ہے تب بھی وہ اپنے مستقبل کو سمجھنے اور دوسرے انسان کو پہچاننے کا اتنا

باقی صفحہ پہ

ارشادات

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

غلام فرید شاکر کھلور کوٹ

(۱) مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کو دہلی کے باہر علاقہ میں شادی کی تقریب پر دعوت دی گئی۔ دو گاڑیاں کرایہ کی منگوائی گئیں، ایک گاڑی میں مولانا شاہ صاحب اور سید حسن علی شاہ تشریف فرما ہوئے، دوسری گاڑی میں چار بڑے بڑے عالم فاضل ان میں مولانا حیدر علیؒ رامپوری بھی سوار تھے۔ دوسری گاڑی کا گاڑیبان ہندو تھا۔ اس نے چاروں عالموں سے سوال کیا: حضرت فرمائیے خدا ہندو ہے یا مسلمان ہے۔ کیونکہ ہندو اسے ہندو کہتے ہیں اور مسلمان اسے مسلمان کہتے ہیں، لیکن صحیح معلومات نہیں ہو سکیں۔ ان فاضلوں نے کہا: ارے بیوقوف یہ کیا کہتا ہے، خاموش رہ تجھ کو ان باتوں سے کیا کام ہے۔ دوسری گاڑی پر سے مولانا شاہ صاحب نے جب یہ بات سنی تو فرمایا کہ بات تو اچھی پوچھتا ہے، اس کو جواب دینا چاہئے، نہ کہ جھڑکنا چاہئے۔ مولانا صاحب اپنی گاڑی سے اتر کر اس کی گاڑی میں تشریف لائے اور فرمایا کہ بھئی خدا مسلمان ہے، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ تمہارے ہاں گائے کو ذبح کرنا کتنا بڑا گناہ ہے، اس نے کہا واقعی اس سے بڑا گناہ کوئی نہیں، پھر فرمایا کہ اگر خدا ہندو ہوتو گائے کا ذبح کرنا یا مرنا موقوف کر دیتا اور یہ گناہ نہ ہونے دیتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ خدا مسلمان ہے، کیونکہ گائے ذبح کرنے کے بعد خدا کسی شخص کی مخالفت نہیں کرتا۔ ہندو گاڑیبان یہ بات سن کر مولانا شاہ صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا اور نوکری چھوڑ کر مولانا کے مدرسہ میں پڑھنے لگا۔

(۲) مسٹر سکٹ صاحب گورنر دہلی کے ہاں ایک پادری آیا کہ مولانا شاہ صاحب سے مباحثہ کرنا چاہتا تھا۔ گورنر صاحب نے کہا کہ مولانا بہت بڑے عالم، فاضل ہیں تم ان سے کبھی نہ جیت سکو گے لیکن پادری صاحب بضد رہا۔ گورنر صاحب نے کہا اچھا شرط مقرر کرو جو شخص ہار جائے گا دو ہزار روپے ادا کرے گا۔ اگر مولانا صاحب ہار گئے تو میں اپنی جیب سے ادا کروں گا، کیونکہ ان کے پاس تو کچھ نہیں ہوتا وہ فقیر آدمی ہے۔ مولانا کی خدمت میں پادری کو لایا گیا۔ سب حال بیان کر کے سوال کر دیا اور کہا کہ میں جواب معقول چاہتا ہوں۔ منقول نہیں ہونا چاہئے۔ جب یہ بات طے ہو گئی تو پادری نے کہا کہ تمہارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام حبیب اللہ ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ ''بالکل حبیب اللہ ہیں''۔ پھر کہا کہ تمہارے پیغمبر صاحب نے بوقت قتل حسینؓ فریاد کیوں نہ کی۔ حالانکہ حبیب کا محبوب زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ خدا ضرور اپنے محبوب کی سنتا اور قبول کرتا۔ مولانا شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہمارے پیغمبرؐ صاحب فریاد کے لئے تشریف لے گئے تو خدا نے فرمایا کہ تمہارے نواسے پر تو اشقیانے ظلم کیا ہے اور شہید کر ڈالا ہے لیکن اس وقت مجھے اپنے بیٹے حضرت عیسیٰ کا صلیب پر چڑھنا یاد آیا ہوا ہے۔ یہ سن کر ہمارے پیغمبر خاموش ہو کر واپس آ گئے کہ واقعی اکلوتے بیٹے سے بڑھ کر میرا نواسہ نہیں ہو سکتا، جب بیٹے کی خدا نے مدد نہیں کی تو میرے نواسے کی کیسے کرے گا، پادری اس معقول جواب کو سن کر قائل ہو گیا ——— اور دو ہزار روپے ادا کرنے پڑے۔

(۳) مولانا شاہ صاحبؒ کی خدمت میں ایک انگریز حاضر ہوا۔ اور پوچھا کہ جناب ہماری قوم کے سو سو اور دو دو سو آدمی اکٹھے ہو جائیں تو سب کے رنگ ایک جیسے ہوتے ہیں یعنی سرخ و سفید ہوتے ہیں۔ لیکن آپ لوگوں کے ہر آدمی کا رنگ الگ الگ ہوتا ہے یعنی کوئی گورا، کوئی کالا، کوئی گندمی رنگ کے ہوتے ہیں۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ ایک طرح

کا ہونا کوئی بزرگی یا فخر کی بات نہیں ہے، کیونکہ سو گدھوں کو اکٹھا کیا جائے تو سب ایک ہی رنگ کے ہوتے ہیں، بخلاف گھوڑوں کے کوئی کمیت، کوئی نقرہ، کوئی سبزہ، کوئی سمند اور ان کے اوصاف بھی علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں، یہ کمال گدھوں میں کہاں ہے۔ وہ انگریز مولانا کے اس جواب کو سن کر بہت شرمندہ ہوا۔ اپنے دل میں سوچتا رہا کہ مولانا صاحب نے ہم کو خوب گدھا بنایا ہے۔

(۴) مولانا شاہ صاحب کی ملاقات کے لئے دہلی کا رزیڈنٹ حاضر ہوا۔ باتوں باتوں میں سوال کر دیا کہ مولانا صاحب ایک بات بتائیے۔ مولانا نے فرمایا۔ پوچھو۔ اس نے کہا کہ ایک مسافر راستہ چلتے چلتے بھول گیا۔ اور راہ میں ایک شخص سویا ہوا ہے۔ اور ایک شخص بیٹھا ہے، اب مسافر کس شخص سے راستہ پوچھے۔ مولانا نے فرمایا: راستہ تو چلنے کے لئے ہے نہ کہ بیٹھنے کے لئے ہوتا ہے۔ مسافر کو چاہئے کہ وہ بھی بیٹھ جائے جب سونے والا جاگ اٹھے تو دونوں آدمی راستہ پوچھ کر چل پڑیں۔ ریذیڈنٹ یہ جواب سن کر بہت خوش ہوا کیونکہ اس کی مراد بیٹھے ہوئے سے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سوئے ہوئے سے ہمارے پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

(۵) مولانا کی خدمت میں ایک عامل شخص آیا جس نے عمل کے ذریعہ جن کو تابع کیا ہوا تھا۔ جن کو جو کام عامل صاحب بتاتا وہ فوراً کر کے آجاتا، پھر اس کو کہتا کہ کوئی اور کام ہو تو بتاؤ۔ غرض نہ دن کو چین نہ رات کو آرام، عامل بیچارہ بہت پریشان ہوا۔ الغرض مولانا کی خدمت میں سارا واقعہ بیان کیا مولانا صاحب نے فرمایا جاؤ جن سے کہو کہ جنگل سے بہت بڑا لمبا بانس کاٹ کر لاؤ۔ جب بانس لے آئے تو کہنا کہ اس کو زمین میں گاڑ دو اور اس پر سارا دن اور ساری رات چڑھتے اترتے رہا کرو جب تمہارے لائق کوئی کام ہوگا تو بتا دوں گا۔ ورنہ یہی کام کرتے رہا کرو۔ اس ترکیب سے عامل صاحب کو جن کی پریشانی سے نجات ملی اور مولانا صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

باقی صفحہ ۱۳ پر

ایک سلسلہ وار مضمون

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلوی

ترمذیؒ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عثمانؓ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا یہ اس فتنے میں بے گناہ مارا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مصر اور عراق کے بلوائیوں نے دار الخلافت پر بلوہ کیا اور حضرت عثمان پر جب کہ وہ اپنے مکان میں محصور تھے پانی بند کر دیا اور مکان میں گھس کر ایسی حالت میں ان کو شہید کیا جب کہ وہ قرآن شریف کی تلاوت کر رہے تھے۔

بخاریؒ اور مسلمؒ نے حضرت سہل بن ساعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ خیبر کی جنگ کی دوران میں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کل نشان اور جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا، جس کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ فتح عنایت کرے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ اس شخص کو دوست رکھتے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو لوگ عطائے نشان کی امید میں حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی ابن طالب کہاں ہیں! لوگوں نے عرض کیا ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں آپؐ نے فرمایا ان کو بھیجو، لوگ ان کو لے آئے۔ آپؐ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں پر لگایا۔ لعاب دہن کی برکت سے ان کی آنکھیں صاف ہو گئیں اور آنکھوں میں کوئی تکلیف باقی نہیں رہی ایسا معلوم ہوا گویا آنکھیں دکھ ہی نہیں رہی تھیں۔ پھر آپؐ نے ان کو نشان عطا فرمایا چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شجاعت اور بہادری سے خیبر آپ کے ہاتھ پر فتح ہوا۔ یعنی جیسا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ دہن مبارک کے لعاب کی برکت سے آنکھوں کا اچھا ہو جانا یہ بھی معجزہ ہے۔

بیہقیؒ نے روایت کیا ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ اور حضرت علیؓ کو باہم ہنستے ہوئے دیکھا آپؐ نے حضرت علیؓ سے دریافت کیا اے علیؓ! کیا تم زبیرؓ کو دوست رکھتے ہو؟۔ انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہؐ میں ان کو کیسے دوست نہ رکھوں یہ میری پھوپھی کے بیٹے اور میرے دین کے پابند ہیں۔ پھر آپؐ نے حضرت زبیرؓ سے دریافت کیا۔ اے زبیرؓ! کیا تم علی کو دوست رکھتے ہو؟ زبیرؓ نے کہا میں علیؓ کو کیسے دوست نہ رکھوں یہ میرے ماموں زاد بھائی ہیں اور میرے دین کے پیروکار ہیں۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زبیر ایک دن تم علیؓ سے قتال کرو گے اور تم ظالم ہو گے چنانچہ جنگ جمل میں حضرت زبیرؓ نے حضرت علی سے مقابلہ کیا اور جنگ کی، جب حضرت علیؓ نے ان کو یاد دلایا کہ کیا تم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان یاد ہے کہ تم علیؓ سے قتال کرو گے اور تم ظالم ہو گے۔ حضرت زبیرؓ نے فرمایا کہ ہاں یہ بات حضورؐ نے فرمائی تھی لیکن مجھ کو یاد نہیں رہی تھی۔ اس کے بعد زبیرؓ واپس ہو گئے مگر ابن جرموز نے وادی السباع میں جو ایک مشہور وادی ہے، حضرت زبیرؓ کو شہید کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشین گوئی فرمائی تھی ویسا ہی ہوا۔ حضرت زبیرؓ حضرت علیؓ کے مقابل ہوئے، اور جب یہ وادی میں سو رہے تھے تو سوتے ہی میں ابن جرموز نے ان کو شہید کر دیا۔

امام احمدؒ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے، حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے علیؓ! تیرا حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

مثل ہے کہ ان کو یہود نے دشمن رکھا یہاں تک کہ ان کی والدہ کو تہمت لگائی اور نصاریٰ نے ان کو دوست رکھا یہاں تک کہ ان کو اس مرتبہ پر پہنچایا جو مرتبہ ان کا نہ تھا مطلب یہ ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دشمنی اور دوستی میں دو فرقے ہو گئے اسی طرح تمہاری دشمنی اور دوستی میں بھی دو فرقے ہو جائیں گے، ایک فرقہ بہت بڑا کہے گا اور دوسرا فرقہ تمہیں اتنا بلند کرے گا جس کے تم اہل نہ ہو گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، خارجی اور ناصبی فرقہ نے آپ کی سخت توہین اور آپ پر مختلف تہمتیں تراشیں، اور جھوٹے عیب لگائے اور روافض کے غلات اور غالی لوگوں نے آپ کو اتنا بلند کیا کہ خدا سے ملا دیا (اعاذنا اللہ منہ) ایک دشمنی میں برباد ہوا اور دوسرا دوستی میں حد سے متجاوز ہوا۔

امام احمدؒ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلی امتوں میں سب سے زیادہ شقی کون ہے؟ اور اس امت میں سب سے زیادہ شقی کون ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے معلوم نہیں، فرمایا۔ پہلی امتوں میں سب سے زیادہ شقی حضرت صالح علیہ السلام کی قوم میں قدار بن سالف تھا جس نے ناقۃ اللہ کی کونچیں کاٹ دی تھیں اور اس امت میں زیادہ شقی وہ ہے جو تمہارے سر پر تلوار مارے گا، یہاں تک کہ تمہاری داڑھی تمہارے خون سے سرخ ہو جائے گی اور تم اس تلوار کے زخم سے شہید ہو گے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ اطلاع لفظ بہ لفظ پوری ہوئی اور آپؓ عبدالرحمٰن ابن ملجم خارجی کی تلوار سے صبح کی نماز کے وقت شہید ہوئے۔ اس نے آپ کے سر پر تلوار ماری اور آپ کی داڑھی اس خون سے رنگین ہو گئی اور اسی سے آپ شہید ہو گئے کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے اپنی شہادت کی تفصیل معلوم تھی۔ جس شب کی صبح کو شقی ابن ملجم نے آپ کو زخمی کیا، آپ نے اسی شب میں کئی مرتبہ نکل کر آسمان کو دیکھا اور آپ نے فرمایا "واللہ نہ میں نے

باقی صفحہ پر

فضائل قرآن مجید

مرسلہ: ثمینہ ناز مانسہرہ۔

اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام پاک قرآن کریم اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ پر دنیا و آخرت میں سرخروئی حاصل کرنے کے لئے ایک مکمل، اور جامع و مانع دستوری شکل میں نازل فرمایا، جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو تمام انبیاءؑ پر فضیلت عطا فرمائی، اور "خاتم الانبیاءؑ" کا لقب عطا فرمایا، اسی طرح آپؐ پر نازل ہونے والی کتاب کو تمام علوم الہیہ اور جملہ کتب سماویہ کا لباب بنا کر تمام انسانوں کے لئے رشد و ہدایت کا ذریعہ بنایا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اے پیغمبرؐ یہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جس کو ہم نے آپؐ پر اتارا یہ بڑی ہی برکتوں والی ہے تاکہ لوگ اس میں غور کریں اور عقل والے اس سے نصیحت حاصل کریں۔"

قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نے مکمل دستورِ ہدایت بنا کر نازل فرمایا تاکہ ہر قوم اور ہر دور کے لوگ اس کی روشنی میں اجتماعی اور انفرادی فلاح کی منازل طے کرتے رہیں۔ انسانی عظمت و رفعت کے بلند مرتبے حاصل کریں۔ تزکیۂ ظاہر و باطن کے ذریعے اپنے اندر اعلیٰ اخلاق خوبیاں پیدا کریں۔ اپنی سماجی، اقتصادی اور معاشرتی پریشانیوں کے حل کے لئے قرآن پاک کو اپنا مداوا بنائیں اور عدل و انصاف کے سائے میں سکون و راحت کی زندگی گذار سکیں، قرآن پاک ہی کی بدولت کفر و ضلالت کی تاریکیوں میں ڈوبے ہوئے لوگ ہدایت کے ستارے بن کر چمکے تھے کی خشک اور بے آب و گیاہ پہاڑیوں سے ایسی بے پایاں رحمت کے چشمے پھوٹے کہ سارا جہان سرسبز و شاداب ہو گیا۔ اس کتاب نے انسان کی سعادت دارین کی تمام راہیں کھول کھول کر بیان کر دیں، تہذیب اخلاق تدبیر منزل اور سیاست کے وہ علوم سکھائے کہ مسلمان دنیا کی تمام اقوام سے سبقت اور برتری حاصل کر گئے، خرافات و مصائب میں گرفتار، پریشان حال لوگوں کے لئے قرآن پاک پیغام حیات ثابت ہوا، اور قیصر و کسریٰ کی وہ سلطنتیں جنہوں نے تمام دنیا کو مغلوب کر رکھا تھا، شرمندہ و رسوا ہو کر مسلمانوں کے قدموں میں آ گریں۔ امیر المومنین حضرت عمرؓ نے ایک دن برسر منبر فرمایا "اے لوگو! بے شک تمہارے پیغمبرؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اس کتاب کی بدولت بہت سی قوموں کو سربلند فرماتا ہے۔ اور بہت سی دوسری قوموں کو اس کی وجہ سے ذلیل و خوار کر دیتا ہے (یعنی جو اسے سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتے) (صحیح مسلم)

قرآن پاک کے الفاظ کی تلاوت اور اسی طرح اس کے معانی کا سیکھنا اور سکھانا بہت بابرکت عمل ہے حضرت معاذ جہنیؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے قرآن مجید پڑھا اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے روز ایک ایسا تاج پہنایا جائیگا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بہتر ہوگی، اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو، پس کیا گمان ہے تمہارا، اس شخص کے متعلق جو خود قرآن مجید کا عامل ہو،

اسی طرح حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ "جس شخص نے قرآن مجید پڑھا پھر اس کو حفظ کیا اور اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام جانا حق تعالیٰ شانہٗ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ اور اس کے گھرانے میں ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول فرمائیں گے، جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہو۔ (ترمذی)

قرآن پاک کی تلاوت کے دوران اس کے آداب کا خاص لحاظ رکھنا چاہئے، تلاوت کلام کے لئے باوضو ہونا ضروری ہے۔ شروع کرتے وقت اعوذ باللہ اور

باقی صفحہ پر

جہاد تھانہ بھون اور شاملی

جناب ثناء الحق ایم۔اے

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی برصغیر کے مسلمانوں، اور ہندوؤں کی وہ پہلی کوشش تھی جس میں ان دونوں قوموں نے اختلاف عقائد کے باوجود ایک غیر قوم کے سیاسی غلبہ واستیلاء کو ملک سے ختم کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی اور اس سعی وجہد میں بعض علاقوں اور شہروں وقصبوں نے جان ومال، اور عزت وناموس کو خطرہ میں ڈال کر ایسی قربانیاں پیش کیں کہ ان کی یاد اس وقت تک فراموش نہیں کی جا سکے گی جب تک کہ کرۂ ارض کی سطح نسل انسانی کا مسکن اور اس کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔

یہ کوشش جس جذبہ کے تحت شروع کی گئی تھی اور اس وقت برصغیر کے جو حالات تھے ان کو دیکھتے ہوئے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ اس میں کامیابی کے امکانات بہت قوی تھے۔ لیکن بعض عوامل ایسے اٹھ کھڑے ہوگئے کہ انتہائی خلوص اور جذبۂ ایثار وقربانی کے باوجود یہ کوشش ناکامی پر منتج ہوئی شمع حریت کے پروانوں کی ناکامی کے مختلف اسباب کے ساتھ ساتھ ایک سبب یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ وہ مختلف شہروں اور قصبوں کی تحریکوں میں باہم کوئی ربط ہم آہنگی نہیں قائم رکھی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر قصبے یا شہر نے الگ الگ اور وقتاً فوقتاً علم آزادی بلند کیا۔ اور انگریزوں نے ان کو ایک ایک کر کے دبا دیا۔

اس طرح باوجود یہ کہ شمالی ہندوستان کا ایک وسیع علاقہ تحریک آزادی کی لپیٹ میں آیا لیکن چونکہ ہر جگہ یہ تحریک ایک ہی وقت میں نہیں چلائی گئی۔ اور نہ باہم کوئی ربط وارتباط رکھا گیا۔ اسلئے انگریزوں نے اتنی بڑی تحریک کو چند دنوں میں کچل کر رکھ دیا۔

اس بیان میں کافی حد تک صداقت ہے واقعات پوری طرح شاہد ہیں کہ یہ تحریک سب جگہ ایک ساتھ شروع نہیں ہوئی میرٹھ اور دہلی میں اس کا آغاز ماہ مئی ۱۸۵۷ء میں ہوا۔ وہاں سے منتشر ہو کر جہاد حریت کے یہ سپاہی اودھ پہنچے۔ جون میں کانپور میں نانا صاحب نے اور جولائی میں لکھنؤ میں مجاہدین نے انگریزوں سے ٹکر لی۔

تھانہ بھون بڑھانے وغیرہ میں ابتداء ستمبر سے ہوئی۔ بجنور اور نجیب آباد میں نومبر سے شروع ہو کر یہ سلسلہ ۱۸۵۸ء کے وسط تک چلتا رہا۔ غرض بہت کچھ جانی اور مالی نقصان ہوتا رہا۔ مگر آپس میں کوئی گہرا تعلق نہ ہونے اور ایک ہی وقت میں اس عظیم تحریک کو نہ چلانے کا آزادی کے ان پرستاروں کو یہ خمیازہ بھگتنا پڑا کہ وہ ہر جگہ شکست اور ناکامی سے دوچار ہوئے۔

تھانہ بھون میں جنگ آزادی کے دیر سے شروع ہونے کی اصل وجہ صرف ایک ہے اور وہ یہ ہے کہ تھانہ بھون اور اس کے قرب وجوار کا علاقہ عرصہ دراز سے قاضی عنایت علی اور ان کے بزرگوں کے زیر اثر تھا۔ اس خاندان کے افراد صدیوں سے ریاست کے مالک اور اعلیٰ مناصب پر فائز تھے۔ قاضی عنایت علی کے بزرگوں کا کئی پشت سے انگریزوں کے ساتھ عہد وفاداری قائم تھا گورنر جنرل وغیرہ کی آمد پر دربار منعقد ہوتے۔ تو ان میں شریک ہوتے اور اعزازات سے نوازے جاتے تھے۔

قاضی عنایت علی کے والد قاضی سعادت علی (ف ۱۸۵۶ء) خود انگریزوں کے ساتھ وفاداری کے عہد کی تجدید کر چکے تھے اور کمپنی بہادر کی ملازمت میں داخل تھے۔ وہ کئی سال تک دیوبند میں منصفی کے عہدے پر فائز رہے ان کے انتقال کے بعد اس کے صاحبزادے قاضی عنایت علی نے بھی باپ کے کئے ہوئے معاہدے کو قائم رکھا اور انھوں نے اپنے اثر و اقتدار کو کام میں لا کر کئی مہینہ تک اس علاقے میں کوئی شورش برپا نہ ہونے دی۔ لیکن جب خود انگریز نے تمام عہد و میثاق کو پس پشت ڈال کر دست تظلم دراز کیا تو انہیں بھی جوابی کاروائی کے لئے تیار ہونا پڑا۔

غالباً اگست کا مہینہ تھا۔ تھانہ بھون اور اس کے نواحی علاقہ میں امن وامان تھا اس لئے بغیر کسی خوف وخطر کو دل میں لائے قاضی عنایت کے چھوٹے بھائی قاضی عبدالرحیم کسی ضرورت سے سہارنپور گئے۔ اور مع اپنے ہمراہیوں کے ایک سرائے میں مقیم ہوئے چونکہ ملک کے عام حالات قابل اطمینان نہیں تھے دہلی کانپور لکھنؤ وغیرہ کو جانے دیجئے خود تھانہ بھون سے کچھ فاصلہ پر شاملی کا زمیندار اور بڑھانے کے لوگ خفیہ اور اعلانیہ جنگ آزادی میں حصہ لے رہے تھے۔ جس کی وجہ سے انگریزی عمال حکومت کا چوکنا رہنا لازمی اور قدرتی امر تھا۔ ان حالات میں دشمنوں کو بھی لگائی بجھائی کرنے کا موقع تھا۔ اور ان کو اپنی پچھلی عداوتوں اور کاوشوں کا بدلہ لینا آسان نظر آتا تھا۔ اگرچہ قاضی عنایت علی اور قاضی عبدالرحیم کا سلوک سب لوگوں کے ساتھ

نہایت شریفانہ تھا۔ اور ہندو اور مسلمان دونوں ان کے اچھے برتاؤ سے خوش تھے۔ لیکن اچھوں کے بھی دو چار دشمن نکل ہی آتے ہیں۔

چنانچہ اس وقت خاص سہارنپور میں ان کا ایک مخالف موجود تھا یہ تھانہ بھون کا ایک کاشتکار اور دفتر کلکٹری سہارنپور میں سررشتہ داری کے عہدہ پر ناظر تھا غالباً قاضی عنایت علی سے جائیداد کے سلسلہ میں اس کا جھگڑا عرصہ سے چلا آتا تھا۔ اپنی سابقہ رنجش اور عداوت کا بدلہ لینے کا اسے ایک زریں موقع ملا جس سے اس نے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا اور حاکم ضلع رابرٹ اسپنکی سے جا شکایت کی کہ!

"تھانہ بھون کا رئیس کمپنی سے باغی ہوگیا ہے اور دہلی کے باغیوں کے لئے کچھ ہاتھی اور سامان حرب خریدنے کے لئے سہارنپور آیا ہوا ہے۔"

رابرٹ اسپنکی کہنے کو ضرور حاکم ضلع تھا مگر چونکہ ضلع سہارنپور کی جائے وقوع اس وقت کچھ ایسی تھی کہ اس کی وجہ سے اس ضلع اور اس کے ساتھ وہاں کے حاکم کو بڑی اہمیت حاصل ہوگئی تھی۔ کمپنی بہادر نے اسپنکی کو فوجی اور سول دونوں قسم کے وسیع اختیارات دیئے تھے۔ مختلف محاذوں پر فوج، اسلحہ اور رسد بھیجنا، فوجی افسروں کا تقرر و تنزل اور ان کو حکم احکام جاری کرنا اس کے فرائض میں داخل تھا ملک کے تمام حالات کے پیش نظر رابرٹ اسپنکی کا اس قسم کی شکایت پر شکوک و شبہات میں مبتلا ہو جانا بجا نہ تھا۔ کچھ تو وسیع اختیارات کا نشہ، کچھ اپنی ذمہ داریوں کا احساس، اور کچھ حالات کا تقاضہ، پھر ان سب پر مستزاد یہ کہ شکایت ایک سرکاری ملازم کی طرف سے موصول ہوئی لہذا وہ بھڑک اٹھا۔

اگر عام حالات ہوتے تو اسپنکی یقیناً شکایت پر ٹھنڈے دل سے غور کرتا اور کسی سخت اقدام سے قبل پوری تحقیق اور تفتیش سے کام لیتا لیکن وہ دور ہی کچھ ایسا تھا جس میں یہ باتیں گلدستۂ طاق نسیان ہو گئی تھیں۔ پھر بھی یہ ضرور ہے کہ اسپنکی نے اس قدر اشتعال اور غصہ کی حالت میں بھی تھوڑی سی تحقیق کی اس نے حقیقت حال تک پہنچنے کے لئے قاضی عبدالرحیم کو سرائے سے بلا کر ان سے سہارنپور آنے کی وجہ پوچھی۔

انہوں نے جو بات تھی بے کم و کاست بیان کردی اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا۔ کہ اگر میرے بیان کی تصدیق کرنا چاہیں تو میرے ایک قریبی عزیز یہاں رہتے ہیں ان سے بلا کر دریافت کرلیں۔

اسپنکی نے قاضی عبدالرحیم کے کہنے کے مطابق ان عزیز کو بلایا۔ لیکن غالباً کلکٹر سے مرعوب ہو کر یا یہ سمجھ کر ان سے عزیز داری ظاہر کرکے کہیں میں بھی نہ پھنس جاؤں صاف کہہ دیا کہ!

"نہ ان سے میری کوئی عزیز داری اور قرابت داری ہے اور نہ مجھے یہ معلوم کہ یہاں یہ کیوں آئے ہیں۔"

کسی حقیقت شناس شاعر نے سچ کہا ہے۔

کیا روز بد میں ساتھ رہے کوئی ہم نشیں
پتے بھی بھاگتے ہیں خزاں میں شجر سے دور

ان عزیز کا یہ صاف جواب سنکر قاضی عبدالرحیم قطعاً لاجواب اور مایوس ہوگئے۔ ادھر اسپنکی کے شک و شبہ میں جو تھوڑی بہت کسر تھی وہ پوری ہوگئی۔ اس نے مزید تحقیق اور تاخیر کئے بغیر وقت کے قانون کے مطابق قاضی عبدالرحیم اور ان کے چند رفقاء کو پھانسی دیدی۔

ادہر تو سہارنپور میں قاضی عبدالرحیم نے قصہ دار و رسن کو حقیقت بنا کر پیش کیا ادھر تھانہ بھون میں ان کے برادر بزرگ قاضی عنایت علی کے وجدان نے ان پر ایک عجیب اضطراب و بے چینی کی سی کیفیت طاری کردی۔

سنا ہے کہ جس وقت بھائی کے پھانسی پانے کی اطلاع تھانہ بھون پہنچی اس سے کچھ دیر پہلے وہ محلہ گھیر میں واقع اپنے خاص مکان کے چبوترہ پر ٹہل رہے تھے...

خوشخبری

شہادت العالمیہ اور دورہ حدیث شریف کا امتحان دینے والے طلبا کرام کیلئے ایک نادر علمی تحفہ۔ کتاب الطہارۃ سے کتاب الوصایا تک کے تقریباً ۱۴۱ مسائل کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد امتحان میں کامیابی وکامرانی یقینی ہے جو وفاق المدارس کے طلبا کیلئے انتہائی مفید ہے

حل سوالات مفتاح النجاح

تالیف مولانا عبدالقوی صاحب

ملنے کا پتہ:- محمد اسلم بخاری ناظم مکتبہ الخیر جامعہ خیر المدارس ملتان

فون ۳۲۷۸۳

تھا بلند دروازہ کی بالائی منزل کی کھلی دردوں کی نشست میں اپنے چند احباب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے سامنے ان کی تلوار ٹنگی ہوئی تھی احباب ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے مگر قاضی صاحب کے رویہ سے معلوم ہو رہا تھا کہ ان کو ان باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ گھبرا گھبرا کر کبھی اس سڑک کی طرف دیکھتے تھے جو سہارنپور سے آتی تھی اور کبھی اپنے سامنے ٹنگی ہوئی تلوار پر نظر ڈالتے تھے یکایک سڑک پر کچھ سوار تیزی سے آتے دکھائی دیئے قاضی صاحب نے ان کو دیکھتے ہی اضطراری طور پر جھپٹ کر اپنی تلوار اتار لی۔ اور ٹکٹکی باندھ کر سڑک کی طرف دیکھنے لگے۔ چند منٹ بعد وہ سوار محل کے نیچے پہنچ گئے۔ قاضی صاحب نے فوراً ان کو اپنے پاس بلوایا۔ جیسے ہی ان نوواردوں نے یہ خبر وحشت اثر سنائی۔ قاضی صاحب پر جو پہلے ہی سے بے چین و مضطر تھے ایک جنون کی سی کیفیت طاری ہوگئی اور ایسا ہونا ایک قدرتی امر تھا۔

ان کے دو بھائی ولایت علی اور عبدالکریم پہلے ہی فوت ہو چکے تھے اب صرف یہی بھائی ان کا ایک سہارا رہ گیا تھا۔ وہ بھی اس طرح ظلم کا نشانہ بن کر ان سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔

یہ خبر اندر باہر پھیل گئی تمام گھر ماتم کدہ بن گیا لیکن پورے خاندان میں سب سے زیادہ ناگفتہ بہ حالت قاضی عنایت علی کی تھی، وہ برابر یہی کہہ رہا تھا کہ میں اس خون ناحق کا بدلہ انگریز قوم سے لونگا ہر چند سب نے انہیں صبر و تحمل کی اور ان کے بچیا قاضی محبوب علی نے بزرگانہ شفقت سے کو سمجھایا لاکھ سمجھایا کہ وہ اس ارادے سے باز رہیں مگر قاضی عنایت علی نہ مانے۔ وہ برابر یہی کہتے رہے کہ!

”میں انگریز قوم کو ایک منٹ بھی برداشت نہیں کر سکتا، میں اس قوم سے لڑونگا اے مشائخ

گا یا خود شہید ہو جاؤں گا۔“

کہا جاتا ہے کہ کسی ذریعہ سے اسپنکی کو بھی معلوم ہو گیا کہ اس کی جلد بازی سے چند بے گناہوں کا خون ہو گیا ہے اور یہ کہ قاضی عنایت علی اپنے بھائی کا بدلہ لینے پر تلے ہوئے ہیں اسے اپنی غلطی پر بے حد افسوس ہوا اور قاضی صاحب کو جنگ کے ارادہ سے باز رکھنے کے لئے اس نے یہ پیغام دیا۔

”مجھے یہ انتظام نادانستگی میں ہوا ہے جس کا مجھے کافی ملال ہے۔ تاہم آپ صبر سے کام لیں اور کوئی ایسی کارروائی نہ کریں جس سے حالات بگڑ جائیں۔ اگر آپ اس وقت خاموشی اختیار کریں گے تو آپ کو اور جائیداد دی جائے گی اور تھانہ بھون کا علاقہ ... دیا جائے گا۔“

مرزا داتا بیگ اور بعض دوسرے اندیشوں نے بھی سمجھایا مگر عنایت علی نے جو تہیہ کر لیا تھا اس سے وہ ذرا بھی نہ پھرے حضرت حاجی امداد اللہؒ اور ان کے رفقاء جو حضرت سید احمد شہیدؒ اور حضرت شاہ اسماعیل شاہ شہیدؒ کے اثر سے جذبہ جہاد سے سرشار تھے۔ قاضی صاحب کو انگریزوں کے خلاف جنگ پر آمادہ پاکر اس تحریک کو منظم طریقہ پر چلانے کے لئے تیار ہو گئے۔ اس سلسلے میں علماء کی ایک مجلس تھانہ بھون میں منعقد ہوگئی۔ قرب و جوار کے تمام نامی گرامی علماء نے اس میں شرکت کی ان میں قابل ذکر حضرات کے نام یہ ہیں۔

حضرت حاجی امداد اللہؒ، حضرت حافظ ضامن علی شہیدؒ، حضرت مولانا شیخ محمد محدث تھانویؒ، حضرت مولانا محمد قاسمؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت مولانا محمد احسن نانوتویؒ، حضرت مولانا مظہر نانوتویؒ اور حضرت مولانا محمد منیر نانوتویؒ۔

مجلس شوریٰ میں غالباً دو مسئلے زیر بحث آئے۔

(۱) انگریز سے جنگ کی جائے یا نہیں؟

(۲) آیا یہ جنگ جہاد ہوگی؟

ان مسئلوں پر بحث کے دوران اختلاف ہوا۔ بعض اراکین شوریٰ نے ظاہری اسباب پر نظر کی، دیکھا کہ انگریز کی قوت سر چڑھ گئی ہے کہ بڑے بڑے بادشاہوں کے لئے ان سے زیادہ آسان کام نہیں ہے۔ ان کے پاس انسانی قوت کے ساتھ ساتھ اسلحہ کی کثرت تھی۔ اور جنگی مہارت میں بھی کوئی ان کا مدمقابل نہیں تھا۔ ایسی صورت میں ان کے نزدیک محض غیبی امداد کے بھروسہ پر چند جانفروش مگر نہتے آدمیوں کا اتنی بڑی قوت سے بھڑ جانا ناکامی کا پیش خیمہ تھا۔

چنانچہ پہلا اعتراض یہی ہوا اور اس اعتراض کو مولانا عاشق الٰہی نے مولانا شیخ محمد محدث کے منسوب کیا ہے بہر حال جس کسی کی بھی جانب سے یہ اعتراض ہوا تھا اس کا مختصر سا جواب حضرت مولانا محمد قاسمؒ نے یہ دیا کہ!

”کیا ہماری قوت ... اور ہمارا اسلحہ اصحاب بدر سے بھی کم ہیں۔“

یہ جواب ظاہری اسباب پرست ایک مرد مومن کی نظر کو جگانے کے لئے کافی تھا۔ چنانچہ معترض کو خاموش ہو جانا پڑا۔

جاری ہے

صوفہ سیٹ • کار • ٹریکٹر • موٹر سائیکل کے معیاری پوشش کیلئے
العتیق پوشش ہاؤس
پروپرائٹر: محمد خلیق چوہان
بالمقابل نیو خان ٹرانسپورٹ کمپنی
کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ

نفس کے خلاف جہاد

صفدر حسین کلیانہ ـــــ اسلام آباد

حضرت حذیفہ بن قتادہؒ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ جب آپ کا نفس کسی چیز کو چاہے تو تم اس کی کیا صورت اختیار کرتے ہو، وہ بزرگ کہنے لگے کہ مجھے اپنے نفس سے جتنا بغض ہے، اتنا دنیا میں کسی چیز سے نہیں، بھلا میں اس کی کوئی خواہش کیسے پوری کر سکتا ہوں جس سے مجھے اتنی نفرت ہے۔

حضرت کہمس بن حسنؒ ہر رات میں ایک ہزار رکعت نوافل پڑھا کرتے تھے اور اپنے نفس کو خطاب کرکے فرماتے ہر برائی کی جڑ اٹھ۔ نماز کے لئے کھڑا ہو جا اور جب آپ کو ضعف بہت زیادہ ہو گیا تو پانچسو رکعتیں روزانہ کر دیں اور رویا کرتے تھے کہ میرا عمل آدھا ہو گیا۔

حضرت داؤد طائیؒ روٹی کے ٹکڑے پانی میں بھگو دیتے اور انہیں پی لیا کرتے تھے۔ کسی نے ٹکڑے بھگو کر کھانے کی وجہ پوچھی تو فرمانے لگے کہ روٹی کے ٹکڑے چبا کر کھانے میں دیر لگتی ہے اور پچاس آیتوں کا حرج ہوتا ہے۔ ایک دن ایک شخص نے آکر آپ کو بتایا کہ آپ کے حجرے کی کڑی ٹوٹ گئی ہے تو فرمانے لگے بیس سال ہو گئے ہیں تے اس کی چھت نہیں دیکھی۔

حضرت ابو مسلم خولانیؒ نے اپنے گھر کی مسجد میں ایک کوڑا لٹکا رکھا تھا اور اپنے نفس کو خطاب کرکے کہتے کہ اٹھ کھڑا ہو جا۔ میں تجھے عبادت میں اچھی طرح گھسیٹوں گا یہاں تک کہ تو تھک جائے گا اور میں نہیں تھکوں گا اور جب ان پر کچھ سستی ہوتی تو اس کوڑے کو اپنی پنڈلیوں پر مارتے اور فرماتے کہ یہ پنڈلیاں پٹنے کے لئے میرے گھوڑے کی نسبت زیادہ مستحق ہیں۔

حضرت حبیبہ عدویہؒ جب عشاء کی نماز سے فارغ ہو جاتیں تو اپنے کپڑوں کو اچھے اور پر اچھی طرح لپیٹ کر چھت پر کھڑی ہو جاتیں اور دعا میں مشغول ہو جاتیں اور کہتیں یا اللہ ستارے نکل آئے اور لوگ سو گئے، بادشاہوں نے دروازے بند کر دیئے اور ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ تنہائی میں چلا گیا اور میں تیرے سامنے کھڑی ہوں، یہ کہہ کر نیت باندھ لیتیں۔ اور ساری رات نماز میں کھڑی ہو کر روتی رہتیں اور جب صبح صادق ہو جاتی تو کہتیں یا اللہ رات چلی گئی اور دن کا چاند نا ہو گیا، کاش مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ میری یہ رات تو نے قبول فرمالی ہے تاکہ میں خود کو مبارکباد دوں، یا تو نے رد کر دی ہے تاکہ میں اپنے کو ملامت کروں۔

حضرت مجمعؒ نے ایک دفعہ کوٹھے کی طرف منہ اٹھایا تو ایک نامحرم عورت پر نگاہ پڑ گئی، انھوں نے اس کے بعد اپنے آپ سے عہد کر لیا کہ خدا کی قسم جب تک زندہ رہوں گا سر اوپر نہیں اٹھاؤں گا، کہتے ہیں آپ جب تک زندہ رہے آپ نے نگاہ اوپر نہیں اٹھائی۔

ایسے ایک دو نہیں ہزاروں بزرگوں کے حالات ہمارے سامنے ہیں جنھوں نے اپنی زندگی میں اپنے نفس سے جہاد کرکے اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر لبیک کہا اور نبی کریمؐ کی ہر سنت کو زندہ رکھا۔

ختم نبوت زندہ باد
ھو الشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

قرآنی آیات کا کرشمہ
بچوں کے سوکڑا (سوکھا پن) کا علاج بذریعہ آیات ربانی فی سبیل اللہ کیا جاتا ہے آزمائش شرط ہے
زیر سرپرستی
حکیم محمود احمد
فاضل طب و جراحت
رجسٹرڈ
حکومت پاکستان
نیز
خالص روغن بادام
روغن خشخاش
روغن کنجد
عرقیات و مربہ جات
خالص شہد دستیاب ہے
خرید فرمائیں
قاسمی دواخانہ نزد جامع مسجد رئیس غازی بالمقابل کلاتھ مارکیٹ صادق آباد رحیم یار خان

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

پلاٹ پر زکوٰۃ کا مسئلہ

فرید احمد خان ---------- کراچی

س: اگر کوئی شخص ایک عدد پلاٹ دس ہزار کا اس لیے خرید تا ہے کہ وہ اس پر مکان بنائے گا لیکن کچھ عرصہ بعد وہ اس پر مکان نہیں بنواتا بلکہ ۱۰ ہزار کا بیچ کر کہیں دوسری جگہ مکان خرید لیتا ہے تو کیا اس کو اس درمیانی عرصہ کی زکوٰۃ یا پیسوں کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی یا نہیں۔

ج: اس پر زکوٰۃ نہیں۔

س: اگر کوئی شخص اس نیت سے پلاٹ خریدتا ہے، کچھ عرصہ گزرنے کے بعد جب اس پلاٹ کی قیمت زیادہ ہو جائے گی تو پھر بیچ کر اس پیسے سے رہنے کے لیے خریدے گا تو کیا ایسے شخص کو اس درمیانی عرصہ کی یا پلاٹ خریدنے کی یا پلاٹ بیچنے کی قیمت پر زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی یا نہیں!

ج: اس پر ہر سال زکوٰۃ ہے پلاٹ کی ہر سال کی قیمت لگا کر زکوٰۃ دیا کرے۔

بیوپاری پر قرض

محمد اسماعیل مصر ---------- ٹنڈو جام

س: ایک بیوپاری کا کاروبار چلتا ہے مگر اس کے اوپر بہت سے لوگوں کا قرض ہے (تقریباً دس لاکھ روپے) جو وہ نہیں دے سکتا کاروبار بھی چل رہا ہے تو آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں یا نہیں!

ج: اگر اس کے تمام اثاثے اور گھر کے زیورات سے بھی قرض ادا نہیں ہوتا تو اس کو زکوٰۃ دینا صحیح ہے۔

نیت کا مسئلہ

کراچی سے ایک صاحب ----------

س: وضو، غسل اور ناپاکی کو دور کرنے کی نیت عربی زبان میں کس طرح کرتے ہیں!

ج: وضو اور غسل کی نیت عربی یا اردو میں کرنے کی ضرورت نہیں نیت ارادے کو کہتے ہیں، جب وضو اور غسل کرنے لگے تو نیت ہوگی۔

قرض رقم کا حکم

حیات اللہ ---------- پشاور

س: آج سے چار سال قبل جب کہ مسمیٰ حیات اللہ اپنے والد کے ساتھ ہی تھا (علیحدگی سے قبل) والد نے حیات اللہ کو مبلغ چار ہزار روپیہ کاروبار کے لیے دیا لیکن نقصان ہونے کی صورت میں سرمایہ ختم ہو گیا اب علیحدہ ہونے کے کافی عرصہ بعد والد صاحب مسمیٰ حیات اللہ سے رقم طلب کر رہے ہیں۔ اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے۔

ج: اگر یہ رقم بطور قرض دی گئی تھی تو قابل واپسی ہے۔ اور اگر کوئی دوسری صورت تھی تو اس کو لکھا جائے۔

مسجد کو آباد کرنا ضروری ہے

منظور احمد ---------- کراچی

س: اگر کسی گھر میں پانچ چھ مرد نماز پڑھنے والے ہیں، وہ اپنے گھر میں نماز باجماعت پڑھیں تو کیا نماز ہو جائے گی یا نہیں!

ج: نماز تو ہو جائے گی، لیکن مسجد چھوڑ کر گھر میں جماعت کرانے کی عادت صحیح نہیں۔

س: ایک آدمی ہے وہ کہتا ہے کہ میرے محلے میں مسجد ہے مگر اس میں کوئی بھی نماز نہیں پڑھتا، مسجد ویران رہتی ہے اور میں بھی دوسری مسجد میں نماز پڑھتا ہوں، میرے لیے کیا حکم ہے کہ اس مسجد میں پڑھوں یا دوسری مسجد میں!

ج: اس مسجد کو آباد کرنا اہل محلہ کا فرض ہے، ورنہ مسجد کی ویرانی کا وبال تمام اہل محلہ پر پڑے گا۔ ان صاحب کو چاہیے کہ اس مسجد میں پانچ وقت اذان دے کر جماعت کا اہتمام کریں۔

قبضہ سے قبل فروختگی

س: امپورٹ شدہ مال کو اپنی تحویل میں آنے سے پہلے اس طرح سے فروخت کر دینا کہ وہ مال ابھی جہاز پر ہی سوار کرایا گیا ہو اور اس کے پہنچنے میں ارھائی ماہ لگیں۔

ج: قبضہ سے پہلے مال فروخت کرنا جائز نہیں۔

س: ایکسپورٹ کی صورت میں کسی ایک نرخ پر پورے سال یا کچھ مہینے معاہدہ کرنا، اور اس میں جنس جو کہ فروخت کی جا رہی ہے وہ اس وقت فروخت کرنے والے پاس نہیں ہے جو وہ بعد میں کھلی منڈی سے اپنے حالات کے مطابق خرید کرے گا۔

ج: یہ جائز ہے۔

س: ایکسپورٹ کی صورت میں فروخت کرنے والا جنس کو کل تیار شکل میں فروخت کرے لیکن فروخت کرتے وقت وہ جنس خام حالت میں اس کے پاس موجود ہو۔

ج: یہ بھی جائز ہے۔

بڑی رقم زکوٰۃ میں دینا

سہیل حبیب پراچہ ---------- کراچی

س: زکوٰۃ کی رقم اپنے قریب ترین رشتہ دار کو اس طرح دینا کہ وہ اپنی بچی کی شادی موجودہ رسموں کے مطابق (جہیز) کرے، زکوٰۃ کی رقم اندازاً ۲۰۰۰۰ سے ۵۰۰۰۰ کے درمیان ہو۔ جو پوری کی پوری یکمشت لینے والے کے حوالے کر دی جائے جس سے وہ اپنی بچی کے زیورات وغیرہ بنوائے اور شادی پر بھی خرچ کرے۔ کیا اتنی مقدار میں زکوٰۃ کسی ایک آدمی کو دی جا سکتی ہے یا نہیں۔

باقی صفحہ پر

پاکستان میں قادیانیوں کی سرگرمیاں

حافظ نذر احمد
شبلی کالج لاہور

حکومت کے ادارہ تحقیقات اسلامی کے سہ ماہی مجلہ فکر و نظر کی تازہ اشاعت میں شبلی کالج لاہور کے پرنسپل جناب حافظ نذر احمد صاحب کا ایک مقالہ "غیر مسلموں کی تبلیغی سرگرمیاں" کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں ہندوؤں، قادیانیوں اور عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ہم اس مقالہ کا وہ حصہ جو غیر مسلم قادیانیوں سے متعلق ہے ذیل میں پیش کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

قادیانی، لاہوری اور ذرائع ابلاغ

یہ پاکستان کی ایک چھوٹی سی، لیکن اپنے مقاصد کے حصول کے لیے فعال مشنری اقلیت ہے۔ پاکستان کی ۸۴۲۵۳۹۲۳ آبادی میں ان کی تعداد صرف ۱۰۴۲۴۴ ہے یعنی کل آبادی کا صرف اعشاریہ ۱۲ فیصد۔

قادیانی جماعت کا مرکز ربوہ اور لاہوری جماعت کا مرکز لاہور ہے گویا دونوں کے مرکز پنجاب میں ہیں۔ نتیجتہً صوبہ پنجاب میں ان کی تعداد زیادہ ہے۔ ایک اندازے کے مطابق پنجاب میں ان کی تعداد ۹۴۴۹ ہے۔ صوبہ سندھ میں زرعی زمینوں کا خاطر خواہ رقبہ ان کی ملکیت میں ہے۔

(۱) جرائد :

قادیانیوں کے درج ذیل ہفت وار اور ماہوار جاری ہونے والے جرائد و رسائل ان کی تبلیغی سرگرمیوں میں مؤثر کردار ادا کر رہے ہیں۔

(الف) قادیانی جماعت :-

(۱) تحریک جدید (ماہنامہ) ربوہ

(۲) مصباح (ماہنامہ) ربوہ

(۳) خالد (ماہنامہ) ربوہ

(۴) تشحیذ الاذہان (ماہنامہ) ربوہ

کا اپنا نصاب ہے اس میں عربی زبان تقابل ادیان اور مرزائیت کی خصوصی کتب کی تدریس کے علاوہ مناظرہ کی عملی مشق شامل ہے۔

دوسرے ان کے "واقف زندگی" جو اپنا سب کچھ چھوڑ کر اپنی پوری زندگی اور اپنی تمام تر توانائیاں جماعت کے لیے وقف کر دیتے ہیں۔

یہ لوگ شب و روز مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں ایک مرتبہ پروگرام کے مطابق مصروف کار رہتے ہیں۔ اب ان کے رابطہ عوام کے "عمومی گشت" بند ہو گئے ہیں اور جارحانہ انداز ختم ہو گیا ہے۔ انہوں نے اپنا طریقۂ واردات بدل لیا ہے، اب وہ عمومی گشت کے بجائے مختلف افراد کو نشانہ بنا کر ان پر اپنی تبلیغی توانائیاں صرف کرتے ہیں۔

ان دو مستقل "داعی گروہوں" کے علاوہ جماعت کے ہر فرد کو مرزائیت کی ابتدائی تعلیم اور تبلیغی حکمت عملی سے پوری طرح آگاہ کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے ایک خاص نصاب مرتب کیا گیا ہے۔ جس میں مرزا غلام احمد، حکیم نور الدین، بشیر الدین محمود اور دوسرے مناظرین کی کتب شامل ہیں۔ ہر شہر میں جمعہ کے دن ان کی عبادت گاہوں اور دوسرے مراکز میں ان کتابوں کے امتحان ہوتے ہیں۔ افراد جماعت کو اختیار دیا گیا ہے کہ جب کسی کتاب کی تیاری مکمل کر لیں تو اس کے امتحان میں شریک ہو جائیں۔ کامیاب ہونے پر ان کا اندراج اس ڈائری میں کر دیا جاتا ہے جو ہر قادیانی کی جیب میں ہوتی ہے یہ وہ نصاب ہے جو ہر قادیانی کی عمومی تبلیغ کے لیے پڑھایا جاتا ہے۔

(ب) یوم تبلیغ :-

غیر مسلم قرار دیئے جانے سے قبل قادیانی موسم بہار میں ایک دن بطور خاص یوم تبلیغ مناتے تھے۔ اس دن ان کے "عالم" اور "واقف زندگی" گروہ کے علاوہ ہر فرد سڑکوں پر، گلی کوچوں میں، پارکوں میں

(۵) انصار اللہ (ماہنامہ) ربوہ

(۶) البشریٰ (ماہنامہ) ربوہ (عربی۔ انگریزی)

(۷) ریویو آف ریلیجن (ماہنامہ) ربوہ (انگریزی)

(۸) لاہور (ہفتہ وار) لاہور

(۹) روزنامہ الفضل ربوہ (بند ہو گیا ہے)

(کراچی سے مسرت ڈائجسٹ، اپنا گھر، ادبا یک روزنامہ اخبار اور لاہور سے ایک پندرہ روزہ رسالہ بھی قادیانی ہی نکالتے ہیں۔

(ب) لاہوری جماعت :-

(۱) پیغام صلح، لاہور

(۲) دی لائٹ (انگریزی) لاہور

آخر الذکر دونوں رسائل ان کے مدیر کے فوت ہو جانے کے بعد بند ہو گئے ہیں ان کے بقول یہ ان پر ابتلا کا دور ہے اس کے باوجود ان کی مطبوعات اور جرائد کی تحریروں میں جارحیت کا یہ انداز ہے کہ منافرت

وہاں اخبارات اور قانون شکنی کے جرم میں اور دوسرے تیسرے مہینے کوئی نہ کوئی کتاب یا رسالہ ضبطی کے قانون کی زد میں آجاتا ہے۔

(۲) ابلاغ عامہ کے دوسرے ذرائع :

حکومت پاکستان کی طرف سے ۱۹۷۴ء میں غیر مسلم قرار دیئے جانے کے بعد سے بظاہر ان کی مشنری سرگرمیاں ختم ہو گئی ہیں۔ اور ان کی طرف سے دوسرے ذرائع ابلاغ کا استعمال نظر نہیں آتا لیکن درحقیقت وہ ان کی سرگرمیاں زیر زمین چلی گئی ہیں مثلاً :

(الف) عمومی تبلیغ :-

اس مقصد کیلئے قادیانی جماعت کے پاس دو مستقل تربیت یافتہ گروہ ہیں۔

اول ان کے تربیت یافتہ فارغ التحصیل عالم ان کی تعلیم و تربیت کے لیے ربوہ میں ایک مستقل ادارہ تعلیم الاسلام کالج کے نام سے قائم کیا گیا ہے۔ اس کاروباری اداروں میں حتیٰ کہ سرکاری دفاتر میں بھی اپنے عقائد کا پرچار کرتا تھا۔ افسر اپنے ماتحتوں کو بلا تامل مرزائیت کا پیغام پہنچاتے تھے اب یہ جارحانہ انداز ممکن نہیں رہا تو مطبوعہ لٹریچر اور دعوت کے خطوط لفافوں میں بند کر کے بھیجتے ہیں۔ مقالہ نگار کو ان کی متعدد تحریریں اسی طرح ملتی ہیں۔

گذشتہ ہفتے مرزا طاہر کا امیر جماعت کا ایک پیغام فوٹو سٹیٹ کی صورت میں وصول ہوا ہے۔

(ج) دعوت طعام کی تقریبات :-

دوسرے متعدد اجتماعات کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کی طرف سے ابلاغ عامہ کی دو تقریبات کا ذکر خاص ضروری ہے۔

(۱) سالانہ جلسہ ربوہ :-

قادیانی دسمبر کے آخری ہفتہ میں ایک بین الاقوامی اجتماع منعقد کرتا ہے۔ اس میں اندرون ملک کے علاوہ بیرون ممالک کی جماعتوں کے وفد شریک ہوتے ہیں۔

ہر قادیانی اپنے واقف کار مسلمانوں کو خصوصاً قادیانی افسر اپنے ماتحت اور زیر اثر لوگوں کو اس سالانہ جلسہ میں شرکت کی بااصرار دعوت دیتے تھے۔ جلسہ بڑے طمطراق سے منعقد ہوتا تھا۔ شرکاء اس کا اثر قبول کرتے تھے۔

مرزا طاہر کے ملک چھوڑ جانے کے بعد اس کی رونقیں سرد پڑ گئی ہیں۔

(۲) جلسہ یوم مذاہب عالم :-

قادیانی ہر سال بڑے بڑے شہروں میں اس جلسے فرضی عنوان سے جلسے منعقد کرتے تھے۔ مختلف مذاہب کے نمائندوں کو اپنے اپنے مذاہب کے تعارف کی دعوت دیتے تھے لیکن باقاعدہ تیار شدہ کلیدی تقریر ان کے اپنے کی نمائندہ کی ہوتی تھی۔ اور یہی اس کا اصل مقصود تھا۔

پاکستان کی آبادی ،

آخری مردم شماری ۱۹۸۱ء

مذاہب کے اعتبار

مذہب	آبادی	فیصد تناسب
مسلم	8,14,50,057	96 67
مسیحی	13,10,426	1 56
ہندو	12,67,116	1 51
قادیانی	1,04,244	12
پارسی	7,007	
دیگر مذاہب	1,05,794	13
مجموعی آبادی	4,42,53,644	

(رپورٹ مردم شماری حکومت پاکستان ۱۹۸۱ء)

بقیہ : ایک قابل دید منظر

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

ہم یہاں اس شعر کی تشریح نہیں کرنا چاہتے کیونکہ تشریح سے بہت سے قارئین یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ مرزا کیا تھا۔ ہم اتنا ہی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ! مرزا جو کچھ تھا ایسی وہی تھا۔

کانفرنس سے واپسی پر ہم کئی دن تک اپنے ذہن میں ننکانہ والوں کے رشتہ ... اس لیئے کہ انہوں نے مرزا کیلئے پرانی جوتیوں کا انتخاب کیوں کیا؟ بالآخر ہمارے ذہن میں یہ بات آ ہی گئی کہ جیسا منہ ویسی چپیڑ۔ کیونکہ مرزا بھی تو بہت پرانے ہو چکے ہیں۔ ان کے بعد ان کی نام نہاد نبوت اور نام نہاد خلافت کا گدی نشین اپنے تین آقاؤں کو واصل جہنم کر چکا ہے۔ ایسے جوتے بھی پرانے ماڈل یعنی مرزا کے ہم عمر ہی زیادہ مناسب تھے۔

ہمارے مرزائی دوستوں کو ننکانہ صاحب والوں کی اس خدمت پر بالکل ناراض نہیں ہونا چاہیئے بلکہ یہ سوچنا چاہیئے کہ کیا آج تک کبھی انہوں نے بھی اپنے مرزا کی اتنی خدمت کی ہے۔ ہمارا مرزائیوں کو چیلنج ہے کہ اگر کبھی کسی گلی یا اجتماعی محفل میں انہوں نے مرزا صاحب کی اتنی خدمت (تصویر میں جوتوں کا ہار، ماتھے پر لعنت کے الفاظ اور نیچے شعر) کی ہو تو ہمیں جھوٹا کر دیں۔ ہم نے تو آج تک ان کے کسی اخبار یا رسالہ میں مرزا کی ایسی دلکش تصویر نہیں دیکھی۔ اگر کسی مرزائی کے پاس ہو تو براہ کرم ضرور ارسال کرے۔ اور مزید اسی طرح کی خدمت کا موقع دے۔ ہم انشاء اللہ مرزائیوں کی خدمت کیلئے ہمہ وقت تیار ہیں۔ ہو سکتا ہے کبھی ان کی غیرت جاگ اٹھے اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور مرزا پہ دو حرف بھیج دیں۔

مطالعات وتعلیقات

اولادِ رسولؐ سے لاعلمی

مرزا غلام قادیانی کے بارے میں یہ جو کہا جاتا ہے کہ وہ سیرت الرسول سے مطلقاً جاہل تھا بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ہم نے پہلے بھی ایک حوالہ نقل کیا تھا اور بتلایا تھا کہ جس بات سے بچہ بچہ واقف ہیں اسی بات سے مرزا صاحب اپنی پوری عمر واقف نہ ہوئے

مرزا قادیانی کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے صاحبزادے تھے۔ مرزا صاحب نے ان کی تعداد ۱۱ بتلائی ہے۔ کیا قادیانی زعماء اس کا کوئی ثبوت پیش کر سکتے ہیں؟

یہ بات اس وقت کی ہے جب حکیم نورالدین کا لڑکا مر گیا تو کسی نے اعتراض کیا کہ:

"مولوی حکیم نورالدین صاحب جو اسقدر اخلاص رکھتے ہیں ان کا لڑکا فوت ہو گیا ہے۔"

اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:

"یہ اعتراض اگرچہ تعصب اور جہالت کی وجہ سے تھا کیونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ لڑکے فوت ہوئے تھے۔" (تجلیات الٰہیہ ص۲۳)

اگر کوئی قادیانی مورخ اس مسئلے کو ثابت کرے تو شاید ہمارے علم میں بھی اضافہ ہو سکے!

معصوم کی نشانی اور مرزا قادیانی

قادیانیوں کے ہاں معصومیت مرزا کی بڑی عجیب داستانیں موجود ہیں اور قادیانی بھی انہیں ریا رجو دیگر غیر محرم عورتوں سے پاؤں دبانے (وغیرہ وغیرہ) کا بھی ذکر کرتے ہیں) معصوم تسلیم کرتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا قادیانی اصول کی روشنی میں بھی مرزا صاحب معصوم تھے یا نہیں؟

(مسلمانوں کے ہاں تو انہیں شریعت کہنا بھی شرافت کی توہین ہوگی) مرزا صاحب کا اصول یہ ہے کہ:

"سب سے بڑھ کر معصوم کی نشانی یہ ہے کہ وہ سب سے زیادہ استغفار میں مشغول رہے" (چشمہ مسیحی ص۴۷)

بات صحیح ہے۔ اب کیا مرزا صاحب نے کبھی استغفار کیا یا نہیں؟ تو اس سلسلے میں ان کے گھر کی شہادت یوں موجود ہے کہ:

"مولوی شیر علی صاحب کہتے تھے کہ میں نے آپ کو استغفار پڑھتے نہیں سنا" (سیرۃ المہدی اول ص۲)

اسے کہتے ہیں گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے!

عزتِ رسول اور قادیانی

مسلمان کتنا ہی گیا گزرا کیوں نہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی و توہین برداشت نہیں کر سکتا اسکی ایمانی غیرت پکار اٹھتی ہے کہ اٹھو اور گستاخوں کو لگام دو۔ تاریخ ایسے واقعات سے بھری ہے کہ عزت و عظمت رسول کی خاطر ایک امتی نے کیا کچھ نہیں کیا!

ابھی چند عرصہ ہی کی تو بات ہے کہ جب ایک بدزبان راجپال نے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین آمیز جملے لکھے اس سے متاثر ہو کر غازی علم الدین شہیدؒ کی ایمانی غیرت جوش میں آگئی اور راجپال کا سر قلم کر کے رکھ دیا۔ مسلمانوں کے ہاں تو شہیدؒ کا یہ عمل رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت و محبت کا نتیجہ تھا اور قابل صد تحسین۔ مگر قادیانیوں کے ہاں شہیدؒ کا یہ عمل انتہائی موجب نفرت بن گیا۔ مرزا صاحب کے جانشین نے یوں گوہر فشانی فرمائی کہ:

"انبیاء کی عزت قانون شکنی کے ذریعہ نہیں ہو سکتی۔ وہ نبی بھی کیا نبی ہے جس کی عزت بچانے کیلئے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں۔ یہ سمجھنا کہ محمد رسول اللہ کی عزت کے لئے قتل کرنا جائز ہے سخت نادانی ہے۔" (الفضل ۱۹ اپریل ۲۹ء)

اگر قادیانی امت کے ہاں اصول یہی ہے کہ عزت رسول کیلئے قتل ناجائز تو پھر جانشین صاحب کو مرزا صاحب اور اس کا مذہب اتنا کیوں پیارا ہو گیا کہ:

"سب سے پہلی اور مقدم چیز جس کے لئے ہر احمدی کو اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے سے دریغ نہیں کرنا چاہیے وہ حضرت مسیح موعود اور سلسلہ کی ہے۔" (الفضل ۱۶ اگست ۳۵ء)

گویا انبیاء کرام خصوصاً سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی خاطر اگر کوئی میدان عمل میں اترتا ہے تو وہ ایک ناجائز کام کرتا اور اسکا فاعل نادان و احمق شمار ہوتا ہے۔ مگر یہی عمل جب مرزا اور مرزائیت کیلئے کیا جائے تو سب سے مقدم چیز بن جاتی ہے۔

اسے قادیانیوں کا حب رسول کہیں یا بغض رسول کا ایک ادنیٰ نمونہ آپ ہی غور کریں۔

◉◉◉◉

پہلی مرتبہ دیکھا

محمد حبیب اللہ، ناصر علی، رضیع اللہ، چوہدری آصف، عبدالخالق خان

ہم نے آپ کا رسالہ ختم نبوت پہلی مرتبہ دیکھا انتہائی خوشی اور دلی مسرت حاصل ہوئی ختم نبوت کی حفاظت دین ایمان کا بنیادی تقاضا ہے خدا تعالیٰ اسے کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کرے آمین۔

مرزا غلام فرنگی کی کہانی !!

خداوند ذوالجلال قدیم ولایزال نے جب آدم کو جنت سے دنیا پر منتقل کیا اور نسل آدم اس دنیا پر کثرت سے پھیلی اللہ کریم نے پہلے ہی اس امر کا عہد کر رکھا تھا کہ میں نسل آدم کی رہبری کے لئے وقتاً فوقتاً انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ اس دنیا میں جاری رکھوں گا تاکہ نسل آدم بالکل گمراہ ہو کر واصل جہنم نہ ہو۔ اللہ کریم نے آدم کی اولاد میں ایک مادہ حسد بغض اور لالچ کا شروع سے رکھ دیا تھا۔ ہابیل وقابیل کا واقعہ بھی اسکی کڑی کی واضح دلیل ہے۔ اولاد آدم دنیا میں کثرت سے پھیلی تو باری تعالیٰ نے نبیوں کا سلسلہ شروع کر دیا۔

قرآن کریم میں ان انبیاء کرام کا ذکر آیا ہے۔ ان کے حالات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ اس قوم کے سرداروں، سرمایہ داروں، جاگیرداروں نوابوں خانزادوں اور وڈیروں نے صرف اس لئے ان کی نبوت کو تسلیم نہ کیا کہ یہ غریب، مفلس یا کنگال ہو کر نبوت کا ڈھونگ رچا کر اپنی شان ہم سے بھی بلند وبالا کرنا چاہتے ہیں صرف حسد کی وجہ سے ان انبیاء اللہ کو من جانب اللہ سمجھنے کے باوجود ایمان کی سعادت حاصل نہ کر سکے۔ ان نادانوں نے انبیاء کے مشن کو اپنا لائحہ عمل نہ بنایا بلکہ اپنی طرف سے دنیا میں امن وامان قائم کرنے کے لئے دستور اور آئین تیار کرتے رہے مگر ان کے خود ساختہ قوانین ہرگز کامیاب نہ ہو سکے۔ اور نہ ہوں گے۔ اور دنیا میں بسبب ان قوانین کے قتل وغارت ظلم وستم، فسق وفجور کا لامتناہی سلسلہ جاری ہے نسل آدم جب اس دنیا کے کونے کونے میں پھیلی تو پھر ملک گیری کی ہوس نے ان اقوام کو اندھا کر دیا۔ اور پھر انہوں نے وہ تمام مکارانہ، شاطرانہ پالیسیاں اختیار کیں جو ان کے مفاد میں تھیں حضور آقائے نامدار فخر الرسل، امام الانبیاء، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی خاطر خداوند کریم نے یہ ارض وسما، وجود میں لائے تھے اور کم وبیش ایک لاکھ ۲۴ ہزار انبیاء ان کی نبوت کا ڈنکا بجانے آئے سابقہ کتابوں کے ردوبدل ہونے کے باوجود حضور اور حضور کے صحابہ کی صفات کی جھلکیاں نظر آتی ہیں اس سائنسی اور ایٹمی دور میں ایک ایسے زبردست اور لافانی آئین کی ضرورت تھی جو آئے دن بدلتے ہوئے حالات کو کنٹرول کر سکے رب العزت نے یہ قانون کلی دائمی سرکار کو مکہ مکرمہ میں عطا کیا۔ اور مسلسل ۲۳ سال تک مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں نازل ہوتا رہا مشرق سے مغرب، شمال سے جنوب، فرش سے عرش اور دس محرم الحرام بروز جمعہ جس دن قیامت برپا ہوگی۔ اس دن تک حضور کو نبی بنا دیا گیا ہے۔ اب دائمی کامیابی کا راز اسی میں مضمر ہے کہ حضور کے مشن کو اپنائیں اور پھیلائیں اور اگر کوئی بدفطرت اور بد خصلت انسان حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جلیل القدر منصب میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ یعنی نبوت کا ڈھونگ رچاتا ہے تو وہ انسان غضب الٰہی سے ہرگز نہیں بچ سکتا۔ خسر الدنیا والاخرۃ دنیا اور آخرت میں اس کو ذلیل ہونا پڑے گا۔ ہادی اعظم فخر کونین ختم الرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جن لوگوں نے دعویٰ نبوت کیا وہ صرف حضور سے حسد کی وجہ تھی مسیلمہ کذاب اور اس کے بعد جو لوگ مدعی نبوت ہوئے وہ صرف حسد کا شکار ہوئے لیکن بعد میں جن لوگوں نے دعوے کئے ان میں مسیلمہ جناب مرزا غلام فرنگی قادیانی تک سینکڑوں کی تعداد میں ہوئے ہیں بہاؤاللہ ایرانی اور علامہ محمد اسلم گھکڑ وغیرہ وغیرہ یہ سب غیر اسلام اقوام کی بین الاقوامی شاطرانہ اور مکارانہ پالیسیاں تھیں۔ ان لوگوں کو انہوں نے اپنا نبی بنایا۔ اور ان پر دولت کی ریل پیل کر دی۔ اسی لالچ میں آ کر ان خبیثوں نے اپنا دین ایمان فروخت کر دیا اور جہنم رسید ہوئے۔ اور اپنے ساتھ ان لوگوں لوگوں کو بھی جہنم کا ایندھن بنا گئے۔ مرزا غلام فرنگی ۱۹۰۱ء تک مجدد بنتا رہا، اور پھر ۱۹۰۱ء کے بعد اس نے دعویٰ نبوت کر دیا ۱۹۰۸ء میں جہنم رسید ہوا۔ اور یہ انگریز کی زبردست سازش تھی کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑاؤ اور حکومت کرو کیونکہ اس کو خطرہ صرف مسلمانوں کی طرف سے تھا۔

مجھے ان ادیبوں، صحافیوں، علمائے دین اور صوفیائے کرام پر سخت تعجب اور حیرانی ہوتی ہے جو مرزا غلام فرنگی قادیانی کو مرزا غلام احمد صاحب لکھتے ہیں۔

یہ تو غلام ذر وغلام زن تھا دنیائے انسانیت کا ذلیل ترین خبیث ترین، ملحد زندیق، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہو صاحب لکھنا مناسب نہیں، فرنگیوں نے اس کو نبی بنایا مگر اس نمک حرام نے فرنگیوں کو بھی معاف نہیں کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان اقدس میں بہت گستاخیاں کی ہیں۔ اکمل انبیاءؑ سے بہت زیادہ ہزاروں کی تعداد میں اپنے معجزے بیان کرتا ہے۔ خلفائے راشدین دیگر صحابہ کرام امام عالی مقام سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ازواج مطہرات خاص کر سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرہؓ شیر خدا حضرت علیؓ کی شان اقدس میں اس قدر گستاخیاں کی ہیں کہ زبان پر لانا اور قلم لکھنے کی جرأت نہیں کرتا کاش کہ اس زمانہ میں کوئی مسلمان غیرت ایمانی کا ثبوت دے۔

قادیانیوں سے خبردار رہیے

حکومت کا ایک گشتی مراسلہ

حکومت پاکستان نے بہت عرصہ پہلے ایک گشتی مراسلہ جاری کیا تھا۔ ہم اسے ریکارڈ میں لانے کے لئے ذیل میں شائع کر رہے ہیں اور حکومت کو بھی متوجہ کرتے ہیں کہ وہ کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کی سرگرمیوں سے ہوشیار رہے۔

—— ادارہ ——

گشتی مراسلہ

حال ہی میں گورنمنٹ پاکستان نے سیکرٹریوں اور حکومت کے سربراہوں کو ایک گشتی مراسلہ بھیجا ہے، جس میں گورنمنٹ کے ذمہ دار افسران کو خلیفہ صاحب ربوہ کی خلافتی (C. I. D) سے ہوشیار رہنے کے لئے ہدایت دی ہے، اس مراسلہ کا تذکرہ اخبار آزاد، امروز اور پاکستان ٹائمز میں آچکا ہے۔

مرکزی حکومت نے اعلیٰ حکام کو خبردار رہنے کی ہدایت کر دی

یہ مراسلہ کچھ عرصہ ہوا، ان افسران کو بھیجا گیا ہے اس میں متعلقہ افسران کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ایسے انتظامات کریں کہ سرکاری اطلاعات ناجائز طور پر احمدیوں کے خبر رساں عملے کے ہاتھوں نہ چڑھنے پائیں۔ اس مراسلہ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ حکومت کے پاس اس کی معتبر اطلاع ہے کہ ربوہ کی احمدیہ جماعت نے خبر رسانی کا ایک خصوصی عملہ ملازم رکھا ہے جو ایسی سرکاری اور غیر سرکاری اطلاعات فراہم کرے گا جو احمدیہ فرقہ کے مفاد میں ہوں گی۔ حکومت کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ قادیانی جو احمدیہ فرقہ سے متعلق ہیں ان کے ذریعے سرکاری اطلاعات مہیا کی جا رہی ہیں۔ ایک اور ذریعے جس سے کام لے کر احمدیہ جماعت کا خبر رسانی کا عملہ سرکاری اطلاعات جمع کرتا ہے، وہ حکومت کے پنشن یافتہ احمدیہ ملازم ہیں جن کا ابھی تک اپنے دور کے ساتھیوں اور ماتحتوں پر اثر ہے حکومت کے علم میں یہ بھی آیا ہے کہ احمدیوں نے غیر احمدی ہونے کا اعلان کر دیا ہے تا کہ ان کی طرف سے شک و شبہ جاتا رہے۔ وہ آزادی سے تمام مسلمانوں میں خلط ملط ہو سکیں اور معلومات حاصل کر سکیں، حکومت نے بتایا ہے کہ احمدی جماعت کا یہ عملہ عام طور پر جو معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے ان میں ربوہ کی احمدیہ جماعت کے باغیوں کی جن کا نام حقیقت پسند پارٹی ہے، سرگرمیاں مجلس تحفظ ختم نبوت اور جماعت اسلامی کی سرگرمیوں کا پتہ چلانا شامل ہے۔ نیز اس میں احمدیہ فرقہ اور شیعہ، سنی تعلقات سے متعلق حکومت کی پالیسی میں تبدیلی کی خبر رکھنا بھی شامل ہے۔ حکومت کے اس گشتی مراسلہ میں بتایا گیا ہے کہ ربوہ کی احمدیہ جماعت کا یہ خبر رسانی کا عملہ فی الحال ربوہ اور لاہور میں تعینات ہے اور جماعت احمدیہ کی تجویز ہے کہ اس عملے کی شاخیں راولپنڈی اور کراچی میں قائم کی جائیں۔ اس عملہ کو ہدایت دینا اور اس کی نگرانی کرنا احمدیہ فرقہ کے امام (خلیفہ) کے بیٹے مرزا ناصر احمد کے سپرد ہے۔

(۲ دسمبر ۱۹۵۵ء امروز)

صدیق آباد کا ایک قابل دید منظر

عبدالرحمن طاہر فیصل آباد

۸-۹ اکتوبر کو ربوہ میں کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ہو رہی ہے۔ شمع رسالت کے پروانوں سے شرکت کی اپیل کی جاتی ہے۔

یہ اس اشتہار کی عبارت کا خلاصہ تھا جو ہم کئی بار پڑھ چکے تھے ہم اپنا لیلو ہر کی طرح میر۔۔۔ پلاٹ پہ زیادہ ہی شرمتیں ہیں۔ اور پھر اندھے کو کیا چاہیئے؟ دو آنکھیں۔ جیسے تیسے بھی ہوا ہم مقررہ دن کو صدیق آباد (ربوہ) پہنچ گئے۔ نماز عصر کے بعد ہم نے مسجد کے شمال مشرق کونے میں کچھ ہنگامہ برپا دیکھا ہم بھی فوراً اس طرف لپکے۔ وہاں جا کر ہم نے جو کچھ دیکھا اس پر ہم تھانہ صاحب والوں کو داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے کیونکہ وہ مرزا قادیانی کی ایک تصویر بھی اپنے ساتھ لائے تھے۔

مرزا بھو کی تصویر ہم اس سے پہلے بھی کئی بار ملاحظہ فرما چکے تھے۔ لیکن آج مرزا جس قدر خوبصورت نظر آرہے تھے حد نہیں۔ گلے میں جوتیوں کا ہار تھا اور ہر جوتا ایک الگ ماڈل رکھتا تھا۔ ہمیں نہیں معلوم کہ تھانہ صاحب والوں نے مرزا صاحب کی اس خدمت (جوتوں کا ہار) کیلئے کتنے پاپڑ بیلے ہوں گے۔

قارئین کرام خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ رنگ برنگے اور مختلف کمپنیوں کے برتنے اور۔۔۔ جانے ہوئے اس دور میں اکٹھے کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ تاہم مرزا کی جس قدر ذلت تھانہ والوں کی نظر میں ہے یہ سب اسی کے اخلاص کا نتیجہ تھا۔

مرزا کے سر پہ ایک تیل کا پٹر نما پگڑ بندھا ہوا تھا اور ماتھے پہ لعنت کے الفاظ کندہ تھے تصویر کے نیچے مرزا کا ہی ایک شعر درج تھا۔

باقی صفحہ پر

بزمِ ختم نبوت

محبوب رسالہ

حافظ ثناء اللہ ساجد ـــــ شجاع آباد

اس وقت انٹرنیشنل ہفت روزہ ختم نبوت میرے سامنے ہے اپنے اس محبوب رسالہ کو پڑھ کر بہت خوش ہو رہا ہوں ہمارے اکابر ایک ایک کرکے اس دنیا سے رخصت ہو گئے مگر اُن کی محنتیں اور دعائیں رنگ لائیں عالم اسلام کا بچہ بچہ اس سلسلہ سے اور اس پاک جماعت سے محبت کرتا ہوا نظر آتا ہے ہماری دعا ہے کہ خداوند کائنات ہمارے اس محبوب جریدہ کو روز افزوں ترقی نصیب کرے۔

ہم سب غور سے پڑھتے ہیں

الحاج ضمیر الدین صدیقی ماڈل کالونی کراچی

ہفت روزہ ختم نبوت میرے لڑکے کے نام آتا ہے میں اس کو بڑے غور سے پڑھتا ہوں اور تمام حالات معلوم ہوتے ہیں تمام گھر والے بھی پڑھتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کو اور سب کو قادیانیوں سے بچائے اور اسلام پر رہنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

بہت پسند کرتا ہوں

طیب ملک ـــــ سرگودھا

میں رسالہ ''ختم نبوت'' کا قاری ہوں اور اسے بہت پسند کرتا ہوں آج اخبار میں قادیانیوں کو ترمیم سے باہر نکالنے کی خبر پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اس عظیم کام کا سہرا آپ اور آپ کی تحریک اور اس رسالے کے سر ہے۔

خدا کرے یہ روزنامہ بن جائے

خانزادہ عبدالرحمٰن ایڈووکیٹ۔ ٹھادر شاہ

میری دلی خواہش ہے کہ ختم نبوت رسالہ ہفتہ روزہ سے روزنامہ بن جائے میں اپنے مسلمان بھائیوں سے التماس کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے نبی محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں اس ہفتہ روزہ کو روزنامہ میں تبدیل کر دے تاکہ ہر مسلمان کی نظر سے گزرے اور اس سے فیض یاب ہو سکیں

دل سے دعا نکلتی ہے

نور الحق ـــــ برمی یو کے

بعد سلام مسنون۔ الحمد للہ۔ ختم نبوت کا رسالہ بہت ہی عمدہ ہے جب اس کو پڑھتا ہوں تو آپ لوگوں کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے یہ ختم نبوت کا رسالہ اسلام اور دوسرے مذہبوں کے درمیان بمنزلہ میزان کے ہے جس کی وجہ سے لوگ قادیانیوں کی شرارت کو سمجھ لیتے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ ختم نبوت کا رسالہ قادیانی کافروں مرتدوں کے لئے ہدایت کا کام بھی دیتا ہے بے شک یہ آپ لوگوں کی جد وجہد کا ثمر ہے کہ آج ختم نبوت کے رسالہ نے لوگوں کے درمیان از حد مقبولیت کا درجہ حاصل کر لیا ہے میرے تمام دوست بھی اس کا بڑا شوق سے مطالعہ کرتے ہیں اور اس کی گہرائیوں میں غوطہ لگا کر قادیانیوں کی شرارت سے لوگوں کو خبردار کرتے ہیں اور یہ رسالہ ہم لوگوں کو قادیانیوں کے سامنے ایک تلوار کا کام دیتا اور سفر میں ایک توشہ کا کام دیتا ہے میں آپ لوگوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو دونوں جہانوں میں کامیابی عطا فرمائے اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے واقعی آپ لوگوں کے ہم پر بہت احسان ہیں بس ہم آپ لوگوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو کامیابی عطا فرمائے (آمین)

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ قبول فرمائے

غلام اکبر پنہوانی تحصیل کی خیرپور سندھ

ہفت روزہ ختم نبوت رسالہ میں پڑھتا ہوں تو بہت خوشی ہوتی ہے کیونکہ یہ رسالہ ایک کذاب و دجال و اس کے اتباع کے لئے گراں گزرتا ہے اور ہمیشہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو ترقی دے اور اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے (آمین)

جسٹس جاوید اقبال کے نام

محمد ندیم طاہر ـــــ رحیم یار خان

اُمید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے میں آپ کی توجہ نوائے وقت ملتان ۷۸-۱۱-۰۱ کی اس خبر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس میں پاکستان سپریم کورٹ کے جسٹس اور علامہ اقبال کے بیٹے ڈاکٹر جاوید اقبال نے یوم اقبال کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہاتھ کاٹنا اور کوڑوں کی سزاؤں سے پہلے ملک میں فلاحی قوانین بنانا چاہئیں تھے۔

یاد رہے کہ موصوف اس سے پہلے بھی ایک تقریب میں ہاتھ کاٹنا اور سنگسار کرنا کو جابرانہ سزائیں قرار دے چکے ہیں اُس تقریب کے مہمان خصوصی صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق تھے سمجھ میں نہیں آتا کہ موصوف آخر حدود اللہ سے اتنے خوفزدہ کیوں ہیں موصوف شاید یہ بات بھول رہے ہیں کہ حدود اللہ کی توہین کرنا براہ راست خدا کی توہین کے مترادف ہے۔ اور علمائے بزرگ و برتر کی توہین کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے موصوف کے بیانات

سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دماغ میں مغربیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے کیونکہ نام نہاد مغربی انجمنیں جو لائے آپ کو انسانی حقوق کی علمبردار کہتی ہیں ان کا مقصد یہی ہے کہ جہاں کہیں حدود اللہ کا نفاذ ہو وہاں اسے ختم کر دیا جائے۔

موصوف کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اسلامی سزائیں جتنی سخت ہیں اسی قدر ان کے نفاذ میں نرمی اور احتیاط ہے اسلامی سزاؤں کا مقصد مجرم کی اصلاح اور معاشرے میں جرائم کا انسداد ہے سزائیں شدید ہیں لیکن ان کے نفاذ میں حد درجہ احتیاط اور کڑی شرائط ہیں موصوف کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی سزائیں غیر فطری ہیں مغرب کا احمقانہ قانون انہیں فطری نظر آتا ہے۔ جناب جاوید صاحب آپ کو یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ حدود اللہ ہی تھیں جس نے دور خلافت راشدہ میں امیر و غریب کا فرق ختم کر دیا تھا آپ اور ہر شخص جانتا ہے کہ دنیا میں سب سے کم جرائم سعودی عرب میں ہوتے ہیں یاد رکھیے ڈاکٹر صاحب یہ سب کچھ حدود اللہ کی وجہ سے ہے میں یہی کہوں گا کہ آپ اپنی روش کو بدلیئے اور سچے دل سے توبہ کیجئے بے شک وہ بڑا غفور رحیم ہے

جہاد اکبر ہے

قاضی عبدالمالک ــــــ دھنوٹ لودھراں

رسالہ ختم نبوت واقعی قابل دید ہے مرزائیت کے تابوت میں ضرب آخر ہے خدا کرے یہ اسی آب و تاب کے ساتھ رواں دواں رہے بلکہ مزید ترقی کے منازل طے کرے یہاں دھنوٹ میں عالمی مجلس کے قیام کا باعث بھی رسالہ ختم نبوت ہے رسالہ پڑھنے کے بعد مرزائیوں کے گمراہ کن باطل عقائد سے آگاہی ہوئی اور دجال زمانہ مرزا غلام قادیانی کا مکروہ چہرہ بے نقاب ہوا مرزائیت کیخلاف منظم طریقے سے تحریک چلی بشیر احمد قادیانی سپروائزر تبادلہ کرا کے بھاگ گیا باقی قادیانی بھی اپنے منطقی انجام کو پہنچ جائیں گے بہرصورت رسالہ ختم نبوت کا اجراء جہاد اکبر ہے خدا آپ کو جزائے خیر دے

لعنت ہے قادیانی تیری جھوٹی پیغمبری پر
پیدا نہیں ہوا زمانے میں کوئی تجھ سا ستمگر

ختم نبوت مل جاتا ہے

عبدالخالق ــــــ مسلم بازار مری

ختم نبوت مجھے بہت احسن طریقے سے مل جاتا ہے میں ایک دکاندار کی حیثیت سے کام کر رہا ہوں اور میں بذات خود ایسے کافروں کے جن کی عبادات یہودی کمیونسٹ، مرزائی وغیرہ غیر اسلامی گروہوں کا سخت مخالف ہوں کیونکہ حضورؐ کے فرمان کے مطابق وضع قطع میں کفار و مشرکین کی مخالفت کرنی چاہیئے اور مسلمان کی شان یہ ہونا چاہیئے کہ ہر حالت میں کفار کی مخالفت کرے آپ سے استدعا ہے کہ روسیوں، کمیونسٹوں، یہودیوں، مرزائیوں اور دیگر کفار کی پہچان اچھی طریقے سے کرائیں

ایک غلطی کا ازالہ

سید انوار الحق ــ لاہور۔

ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعے آپ نے اصلاح احوال کا جو بیڑہ اٹھایا ہے اس کے لیئے جذبات سپاس کا عدم اظہار عقیدہ و ایمان کی شرائط سے مبرا ہونے کا ثبوت قرار دیا جا سکتا ہے۔ بتفصیل گفتگو اگلی نشست کے لیے اٹھا رکھی ہے۔ فی الوقت ایک متواتر غلطی کی جانب فوری طور پر آپ کو اور جمیع قارئین کو متوجہ کرنا فرض محسوس ہوا۔ عام رواج ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور نبوت کے دیگر ماقبل مدعیان کا ذب کا ذکر کرتے ہوئے عموماً عبارت کی آسانی کا لحاظ کرنے والے "جھوٹا نبی" یا "جھوٹا رسول" جیسے الفاظ لکھ بیٹھتے ہیں۔ جبکہ حقیقتاً بحیثیت مسلمان ہمارے عقیدے و ایمان کا ایک جزو لازم یہی ہے کہ ہم کسی نبی اور کسی رسول کی معصومیت میں کسی شک یا اشتباہ کی غلطی کبھی نہیں کر سکتے نبی یا رسول کے الفاظ مذہبی اصطلاح کی رو سے اللہ تعالیٰ کی جانب سے منصب نبوت یا منصب رسالت پر فی الواقع مامور شخصیتوں کے لیئے مختص ہیں جب ہم کسی ایسے شخص کو جو نبوت یا رسالت کا مدعی کاذب ہو۔ جھوٹا نبی یا جھوٹا رسول کہتے ہیں تو ایک شدید غفلت اور قابل گرفت غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں یعنی لسانی طور پر ہم نے ایسے کسی جھوٹے مدعی کو نبی یا رسول تو کہہ دیا (یعنی یہ تسلیم کر لیا کہ وہ رسول یا نبی ہے) لیکن اسے جھوٹا قرار دے دیا۔ یعنی رسول یا نبی ہوتے ہوئے اپنے منصبی تقاضوں کے برعکس ایسا شخص جھوٹا بھی ہے۔ یہ تضاد ہماری اسلامی تعلیمات اور عقیدہ و ایمان کے یکسر منافی ہے۔ اس لیئے التماس کی جا رہی ہے کہ احتیاط کی جائے کہ مرزائے قادیان یا ایسے ہی دیگر دجالوں کو جو نبوت کا ادعا رکھتے ہیں۔ جھوٹا نبی یا جھوٹا رسول لکھنے یا کہنے کی بجائے نبوت کا جھوٹا دعویدار یا نبوت کا مدعی کاذب جیسے لفظوں سے یاد کیا جائے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کے موقر جریدے کی وساطت سے یہ باریک نکتہ جمیع امت مسلمہ کی اصلاح کا موجب ثابت ہوگا۔ اور برادران ملت ایک نادانستہ غلطی کے اعادے سے الحمد اللہ محفوظ رہیں گے۔

ڈھیروں دعائیں نکلیں

قاری مسعود الحسن ایم اے - چونیاں

چھ ماہ قبل ختم نبوت کے دفتر جامعہ اسلامیہ قصور شہر میں پہلی مرتبہ ہفت روزہ ختم نبوت دیکھنے کا اتفاق ہوا لفظاً لفظاً پڑھا۔ دل سے بے ساختہ آپ حضرات کیلئے ڈھیروں دعائیں نکلیں۔ اسی دن سے لے کر آج تک باقاعدہ ختم نبوت کا مطالعہ جاری ہے بلکہ پرچہ کا بڑی شدت سے انتظار رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

شیزان

جمیل اختر بلوچ

جے چاناں ایں ایمان بچاناں نہ پیویں شیزان سجناں
اے مرتدوا سامان سجناں۔ جے چاناں ایں ایمان بچاناں
دین دے پچھے مر جاواں گے۔ ہس کے سولی چڑھ جاواں گے
سر نیندا اے تے نئیں وے۔ جھکے گی تیغ شیطان سجناں
ساڈے نبی دیاں اچیاں شاناں، جانے انہاں نوں کل زمانہ
جمیں اکھے سب نبیاں توں اُچا اوہناں دی شان سجناں
جے چاناں ایں ایمان بچاناں نہ پیویں شیزان سجناں

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

ماں کی خدمت

حافظ عبدالواحد حفیظ مجیٹھ خان پور

کسی زمانے کا ذکر ہے کہ کسی ملک میں دو بھائی رہتے تھے۔ اور ان کے ساتھ ان کی بوڑھی ماں بھی رہتی تھی دونوں بھائیوں میں سے ایک اپنی ماں کی خدمت کرتا دوسرا خدا کی عبادت میں مصروف رہتا۔ ایک دن عبادت گزار نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے۔ کہ جا تیرے بھائی کو بخش دیا گیا۔ اور اس کی نسبت سے تجھے بھی بخش دیا گیا۔ اس نے پوچھا کہ مجھے میرے بھائی کی وجہ سے کیوں بخشا گیا حالانکہ میں دن رات عبادت کرتا ہوں۔ اور وہ صرف ماں کی خدمت کرتا ہے جواب ملا خدا کو تیری عبادت کی ضرورت نہیں مگر تیری ماں کو تیری خدمت کی ضرورت ہے۔ وہ تیری محتاج ہے۔ اس لئے اسکی خدمت کرنا ضروری ہے۔ یاد رکھو کہ ماں کے قدموں میں جنت ہے خدا ہم سب بہن بھائیوں کو ماں باپ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

کلمات خیر و برکت

سیدہ عتیقہ احسان عبدالحکیم!

خدا کے نام پر دو تو کہو فی سبیل اللہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔

اچھی خبر سنو تو کہو۔ سبحان اللہ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔

چھینک آئے تو کہو الحمدللہ شکر ہے اللہ کے لئے۔

کوئی کام شروع کرو تو کہو بسم اللہ۔ شروع اللہ کے نام سے

کچھ کرنے کا ارادہ ہو تو کہو ان شاء اللہ اگر اللہ نے چاہا۔

کسی کو تکلیف ہو تو کہو یا اللہ۔ اے میرے اللہ

کسی کو رخصت کرو تو کہو فی امان اللہ اللہ کی حفاظت میں

سو کر اٹھو تو کہو لا الٰہ الا اللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

جب خوشگواری ہو تو کہو فتبارک اللہ۔ اللہ برکت والا ہے

جب ناگواری ہو تو کہو نعوذ باللہ۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ

غلط کام پر افسوس کرنا ہو تو کہو۔ استغفراللہ اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔

جب مدد درکار ہو تو کہو یا اللہ اے اللہ

کسی کی تعریف کرنی ہو تو کہو ماشاءاللہ جو اللہ نے چاہا

شکریہ ادا کرنا ہو تو کہو جزاک اللہ اللہ تمہیں بدلہ دے

موت کی خبر سنو تو کہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے

تعجب ہے

حسن بصری بنت مفتی نذیر محمد فیروزہ

تعجب ہے اس پر جو موت کو حق جانتا ہے۔ مگر پھر ہنستا ہے۔

تعجب ہے اس پر جو دنیا کو فانی جانتا ہے۔ اور پھر اس کی رغبت رکھتا ہے۔

تعجب ہے اس پر جو تقدیر کو پہچانتا ہے۔ اور پھر جانے والی چیز کا غم کرتا ہے۔

تعجب ہے اس پر جو حساب کو حق جانتا ہے۔ اور پھر مال جمع کرتا ہے۔

تعجب ہے اس پر جو دوزخ کو برحق جانتا ہے اور پھر گناہ کرتا ہے۔

تعجب ہے اس پر جو اللہ کو حق جانتا ہے۔ اور پھر غیروں کا ذکر کرتا اور ان پر بھروسہ کرتا ہے

تعجب ہے اس پر جو جنت پر ایمان رکھتا ہے اور پھر دنیا کے ساتھ آرام پکڑتا ہے۔

تعجب ہے اس پر جو شیطان کو دشمن جانتا ہے اور پھر اس کی اطاعت کرتا ہے۔

آب زم زم کا کیمیائی تجزیہ!

ذوالفقار علی

آپ نے یقیناً آب زم زم پیا ہوگا۔ اسے حجاج کرام مکہ سے بطور تبرک لاتے ہیں۔ آب زم زم کے چشمہ کو جاری ہوئے تقریباً ۴ ہزار سال ہو چکے ہیں۔ حضورؐ کا ارشاد ہے۔

"آب زم زم بہت برکت والا پانی ہے۔ اور یہ سیر کرنے والی غذا ہے۔"

آب زم زم کے کیمیائی تجزیئے کے مطابق اس میں درج ذیل مرکبات پائے جاتے ہیں۔

(ا) میگنیشیم سلفیٹ (Mg - SO) قبض کشا ہے جوڑوں کے درد کے لئے مفید ہے ذیابیطس کے مریضوں کو فائدہ دیتا ہے۔

(ب) سوڈیم کلورائیڈ (Na Cl) انسانی خون کا اہم جزو ہے نظام تنفس اور نظام ہضم کے لئے درست ہے

(ج) پوٹاشیم نائٹریٹ (K NO) تھکن اور گرمی کے اثر کو دور کرتا ہے۔ ہر قسم کی پتھری کو توڑنے میں مدد دیتا ہے۔ از سائنس ڈائجسٹ

اسلامی باتیں

نوراللہ خان جماعت ہشتم تحصیل ماڈھ بری

- حضرت اسماعیلؑ کو ابو العرب کہا جاتا ہے۔
- قرآن مجید کی پہلی سات سورتیں الطوال کہلاتی ہیں
- سورہ فاتحہ ام القرآن کہلاتی ہے۔
- سورہ یٰسین قرآن حکیم کا دل ہے۔
- مکہ معظمہ کو ام القریٰ کہتے ہیں۔

- مسجد اجابہ میں سب سے پہلے حضرت بلال نے آذان دی۔
- لفظ سورہ قرآن مجید میں سات مرتبہ ذکر ہوا ہے
- حضرت ادریس نے ۱۸۰ شہر بسائے۔
- حضرت نوحؑ کی عمر نوسو سال تھی۔

پہاڑوں میں ختم نبوت زندہ باد

عزیز اللہ مادند!

رسالہ ختم نبوت اکثر پڑھتا ہوں نہ پڑھنے سے دل بے چین رہتا ہے اور جہاں یہ رسالہ مجھے موصول ہو رہا ہے وہ ایسا علاقہ ہے جو کہ چاروں طرف پہاڑ ہی پہاڑ ہیں میری دعا ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں یہ رسالہ ختم نبوت پہنچے۔

اقوال زریں

عزیز اللہ مادند

۱. بہادر وہ ہے جس کا ہاتھ کمزور پر نہ اٹھے۔
۲. عقلمند وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ سنے۔
۳. دنیا میں وہ غریب ہے جس کے پاس کوئی دوست نہ ہو
۴. جس کا غصہ زیادہ ہے اس کے دوست کم ہیں۔
۵. بدمزاج محبت سے دور رہے گا۔
۶. بدمعاملہ عزت سے دور رہے گا۔
۷. بے ادب خوش نصیبی سے دور رہے گا۔
۸. لالچی اطمینان سے دور رہے گا۔
۹. بخیل سچے دوست سے دور رہے گا۔

بزرگ کی دلیل

نعیم اکبر کاشیرے مانسہرہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بادشاہ بیٹھا ہوا شراب پی رہا تھا کہ خادم نے آکر عرض کیا کہ ایک بزرگ آپ سے ملنے آئے ہیں بادشاہ نے کوئی جواب نہ دیا کہ بزرگ اندر آگئے بزرگ کو دیکھ کر بادشاہ نے شراب چھپالی مگر بزرگ نے دیکھ لیا مگر چپ رہے جب وہ بادشاہ کے پاس بیٹھے تو بادشاہ نے کہا اے بزرگ! اگر کوئی انگور کھا کر پانی پی لے تو گناہ ہوگا. تو بزرگ نے کہا نہیں. تو بادشاہ نے کہا کہ شراب پینے سے گناہ کیوں ہوتا ہے حالانکہ یہ بھی انگور کا سڑا ہوا پانی ہے. تو بزرگ چپ ہوگئے پھر کچھ دیر بعد کہا. اگر میں تیرے سر پہ مٹی ڈال کر اوپر پانی ڈالوں تو تمہیں کچھ ہوگا. بادشاہ نے کہا نہیں. تو بزرگ نے کہا کہ اگر دونوں کیچڑ ہو تو میں اس کا اینٹ بنا کر تیرے سر پہ ماروں تو کیا دکھ ہوگا. پس بادشاہ بزرگ کی دلیل سن کر شرمندہ ہوگیا۔

دنیا کے سردار

اختر حسین گاڈرے خوشحالہ

ہمارے نبیؐ کے بعد چار یار خلیفہ ہوئے پہلے یار کا نام حضرت ابوبکر صدیقؓ تھا جو رسول کریمؐ کے خسر تھے۔ دوسرے یار کا نام حضرت عمرؓ تھا جو حضرت رسول کریمؐ کے خسر اور حضرت علیؓ کے داماد تھے تیسرے خلیفہ کا نام حضرت عثمان تھا. جو حضرت رسول کریمؐ کے داماد تھے چوتھے خلیفہ کا نام حضرت علی تھا جو حضرت رسول کریمؐ کے داماد تھے اللہ تعالیٰ صحابہ کرام سے راضی ہوا. اللہ تعالیٰ ہم پر بھی ان کی وجہ سے رحمت فرمائے (آمین ثم آمین)

جریدے کی اشد ضرورت تھی!

محمد حسن اختر حسن پریس رپورٹر ربنا زخورد

ہفت روزہ ختم نبوت پڑھ کر نہ صرف از حد خوشی ہوئی. بلکہ ایمان بھی تازہ ہوتا ہے. آپ سب صاحبان جہاد عظیم کر رہے ہیں. آج کل کے دور میں اس جریدے کی اشد ضرورت ہے. کیونکہ آج کل کا بدترین فتنہ قادیانیت ہے اس سلسلے میں میں آپ سب صاحبان کو اپنی اور اپنی بزم کی جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں.

راضی رکھو

واجد علی ٹہریالہ

خدا تعالیٰ کو عبادت سے
رسول اللہؐ کو اطاعت سے
مخلوق خدا کو خدمت سے راضی رکھو
از حضرت لاہوریؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ

سجاد احمد قریشی جماعت ششم نازی کوٹ

آج دنیا کا کوئی ایسا کونہ نہیں کہ جس میں مولانا ہزاروی کا نام نہ ہو. مولانا ہزاروی وکیل صحابہ تھے. مولانا ہزاروی ترجمان اسلام تھے مولانا ہزاروی محافظ ختم نبوت تھے. مولانا ہزاروی مجاہد اور غازی تھے مولانا ہزاروی نے ہمیشہ حق بات کہی. مولانا ہزارویؒ نے کبھی اپنے ضمیر کو فروخت نہیں کیا. مولانا غلام غوث ہزاروی نے اسلام اور ملک کی حفاظت کے لئے ہمیشہ کام کرتے رہے آپ نے کبھی کسی کے سامنے اپنی کوئی غرض پیش نہیں کی. ختم نبوت زندہ باد. اسلام زندہ باد. ملک کا سپاہی مولانا ہزاروی زندہ باد.

اسلامی اقوال

محمد عنصر سندھو ـــ ٹنڈو آدم

(۱) رزق حلال عین عبادت ہے۔
(۲) سب سے بدترین شخص وہ ہے جو توبہ کی امید پر گناہ کرے اور زندگی کی امید پر توبہ کو ملتوی رکھے
(۳) علم تلوار سے زیادہ طاقتور ہے۔
(۴) ایمان کا یہی شیوہ ہے کہ صرف اللہ پر بھروسہ رکھو۔
(۵) نصیحت تو وہی لوگ پکڑتے ہیں جن کے دل میں خوف خدا ہوتا ہے۔
(۶) جب تک بندہ نماز میں مشغول ہوتا رہتا ہے اس پر نیکیاں بکھیری جاتی ہیں۔
(۷) مومن وہ ہے جسے نیکی مسرور کرے اور برائی افسردہ کرے۔
(۸) نیکی کا مطلب، برائی کا بدلہ احسان سے دینا۔
(۹) ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے۔
(۱۰) حلال روزی کمانے والے کے دل میں خدا نور بھر دیتا ہے۔
(۱۱) جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا۔

عظیم گناہ

رضوانہ انجم ...... شیخوپورہ

ایک دفعہ ایک بزرگ کی شیطان سے ملاقات ہوئی۔ بزرگ نے شیطان سے پوچھا کہ میں شیطان بننا چاہتا ہوں کون سا عمل اختیار کرنا چاہیئے! شیطان نے کہا کہ نماز کی ادائیگی چھوڑ دو اور جھوٹی قسمیں کھایا کرو۔ بزرگ نے یہ سن کر فرمایا خدا کی قسم آج کے بعد نماز کبھی نہیں چھوڑوں گا اور نہ کبھی جھوٹی قسم کھاؤں گا۔ شیطان نے کہا یہ مشورہ میں نے ختم کر دیا آئندہ کے لیے کبھی کسی کو ایسی رائے نہیں دوں گا۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی مناجات

عبدالحمید صدیقی کھوسہ ـــــ بلوچستان

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں نے دیکھ کر حرم کعبہ میں کنکریوں پر سر رکھے ہوئے یہ مناجات کر رہے تھے۔

اے میرے مالک مجھ کو بخش دے اور اگر سزا کے لائق ہوں تو قیامت کے روز مجھے اندھا کر کے اٹھانا تاکہ تیرے نیک بندوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

مقصد یہ ہے کہ عبادت پر گھمنڈ نہ کرنا چاہیئے اور ہر وقت اس کی فضل اور کرم کا طالب رہنا چاہیئے۔

ان سے بچیئے

ساجدہ شاہین بی ... ماڈل آباد

- مہمان کی بغیر اجازت کے چلے جانا۔
- دوسروں کی بات میں خواہ مخواہ دخل دینا۔
- کسی دعوت میں بن بلائے جانا۔
- بد مزاجی سے دوستی کرنا۔
- تنگ دل اور حریص دولت مند سے مدد مانگنا۔

باطل کا منہ کالا

محمد انیس عثمانی ـــــ ناظم آباد کراچی

مقصدی اور ظاہری لحاظ سے خوش کن رسالہ ختم نبوت ۲۰۷/۹ نظر سے گزرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی قبول فرمائے اور دنیا میں اسلام کا بول بالا فرمائے۔ کفر کی ہر شکل کا خواہ یہودیت اور نصرانیت کی شکل ہی میں ہو باطل کا منہ کالا ہو۔

حضرت فاروق اعظمؓ

نماز عشق کی اوّل اذاں فاروق اعظمؓ ہیں
حصار دین احمدؐ، پاسباں فاروق اعظمؓ ہیں

قدم چومے ہیں ہر اک معرکے میں فتح و نصرت نے
خلافت کے جہاں پر آسماں فاروق اعظمؓ ہیں

محمدؐ کی محبت نے کہاں پہنچا دیا ان کو
اگر صدیقؓ دل ہیں تو زباں فاروق اعظمؓ ہیں

خدا شاہد عمرؓ کی دسترس کون و مکاں پر ہے
وہیں تک دین و دنیا ہے جہاں فاروق اعظمؓ ہیں

مسافر کوئی بھی محروم منزل رہ نہیں سکتا
رہ حق میں دمکتی کہکشاں فاروق اعظمؓ ہیں

حبیب خالق یکتا کے آغوش محبت میں
یہاں فاروق اعظمؓ ہیں وہاں فاروق اعظمؓ ہیں

ادھر صدیق اکبرؓ ہیں ادھر عثمان لاثانیؓ
معزز دو دلوں کے درمیاں فاروق اعظمؓ ہیں

علی مرتضیٰؓ کے دل سے پوچھو عظمتیں ان کی
کہ ان کا افتخار خاندان فاروق اعظمؓ ہیں

محمدؐ کی دعا نے فخر ثابت کر دیا آخر
تمنائے شہ کون و مکاں فاروق اعظمؓ ہیں

سلیم افتخار محمد ..... منڈی بہاؤالدین

وفاقی دارالحکومت میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

رپورٹ: نمائندہ خصوصی

[illegible] نومبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد دارالسلام میں حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے تین اجلاس ہوئے۔ پشاور، حسن ابدال، ہری پور، مانسہرہ، مری اور گوجرخان سے شمع ختم نبوت کے پروانوں نے قافلوں کی صورت میں شرکت کی۔

پہلا اجلاس: صبح دس بجے تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد میں حافظ محمد اکرم نگران دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد نے سیرت النبی پر ایک نعت پڑھی۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے نوجوان اور خوش بیان مبلغ مولانا محمد احسان دانش نے مسئلہ ختم نبوت کو دلائل کے ساتھ قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کیا اور قادیانیوں کو للکارا کہ قادیانیو! تم اپنی ناپاک سازشوں سے باز آجاؤ ورنہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمہارا تعاقب کرے گی اور تمہیں صفحۂ ہستی سے مٹا دے گی۔ مولانا محمد احسان دانش کی تقریر کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے ختم نبوت کے موضوع پر ایمان پرور خطاب فرمایا۔ اپنے بیان میں مولانا جالندھری نے مرزا غلام احمد کی حقیقت اور اس کے مزاعم و عقائد، قادیانیت نوازی کے سلسلے میں سابقہ حکمرانوں کا کردار اور موجودہ حکمرانوں کی نرم پالیسی اور اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارہائے نمایاں سے سامعین کو آگاہ فرمایا۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تقریری، تدریسی اور تحریری میدان میں قادیانیت کا تعاقب کر رہی ہے لاکھوں روپے کا لٹریچر سالانہ شائع کرکے مفت تقسیم کرتی ہے جس دوست کو ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، مرزائیوں کے عقائد و مزاعم، نزول مسیح قادیانیوں اور دوسرے کا نزول میں فرق، مرزا غلام احمد کی اصل پہچان وغیرہ سے آگاہی حاصل کرنا ہو وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر سے لٹریچر مفت حاصل کرے۔

دوسرا اجلاس: نماز ظہر کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا عبدالرؤف الازہری نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا ہے فوج اور سول میں کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کو نکالا جائے۔ سکھر اور ساہیوال کیس کے قادیانی مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے۔ مولانا محمد اسلم قریشی کے قاتلوں کو جلد گرفتار کرکے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عملدرآمد کرایا جائے۔ قادیانی عبادت گاہ مری روڈ سے کلمہ طیبہ کو مٹایا جائے۔ اسلام آباد کی قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ مٹایا گیا اور اس جرم کے قادیانی مجرم گرفتار ہوئے مگر قادیانیوں نے پھر ناپاک جسارت کی۔ آپ نے فی الفور کلمہ طیبہ کو مٹا کر اور قادیانیوں کی ضمانت منسوخ کرکے سخت سزا دی جائے تاکہ کسی بدبخت کو آئندہ کلمہ طیبہ لگانے کی جرأت نہ ہو۔ مولانا عبدالرؤف کے ان مطالبات کے بعد ملک کے ممتاز عالم دین علامہ خالد محمود صاحب نے مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام پر مفصل اور مدلل خطاب فرمایا۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں علامہ صاحب نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ اور قیامت کے قریب دمشق کی جامع مسجد میں شرقی مینار پر نازل ہوں گے۔ دو زرد رنگ کی چادروں میں ملبوس ہوں گے۔ نماز کے لیے جماعت کھڑی ہوگی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آواز دیں گے۔ سیڑھی لگائی جائے گی۔ حضرت عیسیٰ سیڑھی کے ذریعے نیچے اتریں گے، ان کے بال گھنگریالے ہوں گے اور سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا۔ جب یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی سازش کی تو وہ اس وقت نہا کر آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کرشمے ہیں کہ ان کے غسل کا پانی صدیاں گزرنے کے باوجود خشک نہیں ہوگا۔ امام مہدی مصلے پر کھڑے ہوں گے وہ اشارہ کریں گے مگر پہلی نماز عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کے پیچھے پڑھیں گے اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے شادی کریں گے، اولاد ہوگی۔ اس کے بعد وفات ہوں گے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر میں دفن کیے جائیں گے اور قیامت کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھیں گے۔ علامہ خالد محمود نے دلائل سے سامعین کو خوب محظوظ کیا اور مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کو مسلمانوں پر واضح کیا۔

تیسرا اجلاس: ملا قاری محمد شریف شاہ ہاشمی کی تلاوت سے شروع ہوا۔ ظہور الٰہی اور اس کے ساتھی جامعۃ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ کے طلباء کرام نے نعت سنائی۔ ان کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مری کے امیر مولانا قاری اسد اللہ عباسی نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اس سلسلہ میں کوششوں کو سراہتے ہوئے مسلمانوں سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کرنے کی اپیل کی کہ جہاں کہیں قادیانی مسلمانوں کے ایمان لوٹنے کی کوشش کریں یا قادیانیت کی تبلیغ کریں یا اپنی عبادت گاہوں اور ذاتی بلڈنگوں پر کلمہ طیبہ کے بیج لگائیں اس کی اطلاع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دی جائے تاکہ کالے سانپ کی طرح قادیانیوں کی سرکوبی کی جائے۔ قادیانی مصنوعات شیزان وغیرہ کا بائیکاٹ کیا جائے۔

قاری محمد اسد اللہ عباسی کے خطاب کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی محمد اللہ یار خان نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بین الاقوامی کام کی تفصیل سامعین کو بتائی کہ ہماری جماعت جس طرح اندرون ملک کام کر رہی ہے اسی طرح بیرون ملک بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کام کر رہی ہے۔ بیرون ملک بنگلہ دیش، ابوظہبی، کویت، مسقط، قطر، کینیا، زامبیا، تنزانیہ، لوساکا، جکارتا، انڈونیشیا، ملائشیا، گھانا، ماریشس، جزیرہ فیجی، آئرلینڈ، انگلینڈ، سعودی عرب، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، جدہ، جنوبی افریقہ وغیرہ میں جماعت کی شاخیں قائم ہیں۔ مولانا قاضی اللہ یار خان کے بعد فاتح ربوہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نعروں کی گونج میں تشریف لائے۔ آپ نے پونے دو گھنٹے میں قادیانیت کا خوب پوسٹ مارٹم کیا۔ سامعین کو بتایا کہ اسلم قریشی کیس میں موجودہ حکومت قادیانیوں کے ساتھ برابر کی شریک ہے۔ اسلم قریشی کے قاتلوں کا جنرل ضیاء الحق اور محمد خان جونیجو کو علم ہے مگر وعدوں کے باوجود چار سال کا عرصہ گزر گیا نہ تو حکومت نے اسلم قریشی کو بازیاب کیا اور نہ ہی اس جرم کے مرتکب قادیانیوں کو گرفتار کیا۔ ساہیوال اور سکھر کیس کے قادیانی مجرموں کو پھانسی کی سزا دی جا چکی ہے۔ جنرل ضیاء الحق کی توثیق کے بعد بھی انہیں پھانسی نہیں دی جا رہی۔ انہیں فی الفور پھانسی دینے کا مطالبہ کیا۔

مولانا اللہ وسایا نے ڈی سی راولپنڈی کو ٹیلیگرام ارسال کرتے ہوئے کہا کہ روڈ پر واقع قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ کو نہ ہٹایا تو تحفظ ختم نبوت کے پروانے خود ہٹا دیں گے۔ اس صورت میں حالات کی ذمہ داری تم پر اور قادیانیوں پر ہوگی۔ مولانا اللہ وسایا نے سیالکوٹ میں قادیانی گروہ جس نے دو مسلمانوں کو شہید کیا اور محمدیہ مسجد ربوہ کے امام حافظ محمد یوسف پر خنجر سے قادیانی غنڈے نے حملہ کیا ان مجرموں کو جو گرفتار ہو چکے ہیں عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے فرمایا کہ قادیانیت اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس کا بین الاقوامی طور پر تعاقب کئے ہوئے ہے۔ مولانا موصوف نے فرمایا کہ قادیانی اب زندہ ہیں تو اپنے عہدوں کی وجہ سے اور گورنمنٹ کی نرم پالیسی کی بنا پر۔ آخر میں مولانا موصوف نے فرمایا کہ پہلے حکمرانوں نے قادیانیت کو سہارا دیا۔ اب وہ بھی نہیں اور نام و نشان بھی نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت چاہتے ہو تو قادیانیت کی عمارت کو مسمار کر دو۔ حضرت امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی دعا پر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مولانا نذیر احمد بلوچ کی لندن سے واپسی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد بلوچ گذشتہ دنوں لندن سے کراچی واپس پہنچ گئے۔ انہوں نے لندن سے واپس آتے ہوئے عمرہ کی سعادت بھی حاصل کی۔ برطانیہ کے قیام کے دوران انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس لندن کی کامیابی کے لیے شب و روز جدوجہد کی اور مختلف مقامات پر جلسے اور جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کر کے عقیدۂ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت کے ہر پہلو سے آگاہ کیا۔

ایبٹ آباد میں
ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل
ریاض نیوز ایجنٹ
سے حاصل کریں

مولوی فقیر محمد کا مطالبہ

(فیصل آباد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت اور ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ فیصل آباد شہر میں گول امین پور اور جھال بازار میں واقع قادیانی غیر مسلموں کی عبادت گاہ کے باہر سڑک پر جمعہ کے روز قادیانیوں کی طرف سے عبادت کرنے پر پابندی لگائی جائے اور قادیانی کمانڈو تنظیم خدام الاحمدیہ اور آنجہانی مرزا ناصر احمد کے سابق باڈی گارڈ ملک نصیر احمد جو کچھ عرصہ قبل اپنے بیوی بچوں سمیت قادیانی مذہب چھوڑ کر مسلمان ہو چکا ہے کو اس کے گھر کے اندر گذشتہ وقت قادیانیوں کی طرف سے تنگ کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے اور قادیانی عبادت گاہ کے ساتھ سڑک پر بنائی گئی چائے کی دکان کی بھی تحقیق کرائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی آئین اور قانون کی رو سے غیر مسلم ہیں اس لیے وہ کسی قسم کی مذہب قادیانیت کی تبلیغ و تشہیر نہیں کر سکتے اور نہ ہی اپنی عبادت گاہ، مکان، دکان یا جسم پر کلمہ طیبہ لکھ کر یا بورڈ لگا کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتے جو تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت جرم ہے۔ انہوں نے کہا کہ امین پور بازار میں جمعہ کے روز باقاعدہ طور پر جمعہ بازار لگایا جاتا ہے جس میں شہر کے باہر سے دیہاتی مسلمان بھی آتے ہیں اسی بازار میں سات گھروں میں قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ کے باہر سڑک پر غیر قانونی طور پر عبادت کرنا شروع کر دی ہے اور بعض سادہ لوح مسلمان دھوکہ کھا کر قادیانیوں کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں۔ اس پر فوری پابندی لگائی جائے۔ اور ملک نصیر احمد نو مسلم کو مکمل تحفظ کیا جائے جبکہ عالمی مجلس ملک نصیر احمد کی ہر قسم کی امداد جاری رکھے گی۔

شکایات کی قانون کے مطابق تحقیقات کی جائیں

(فیصل آباد) سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے چیئرمین نے ریجنل کمشنر انکم ٹیکس نادر شاہ ریجن اسلام آباد کو لکھا ہے کہ انجمن احمدیہ ربوہ اور اس کی ذیلی تنظیموں نے خلاف انکم ٹیکس ویلتھ ٹیکس خرد برد کرنے کے بارے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شکایات پر قانون کے مطابق تحقیقات کی جائے۔ اس سلسلہ میں سی بی آر کے ڈپٹی سیکرٹری سید ارا حسن نے ایک یادداشت کے ذریعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کو مطلع کیا ہے جنہوں نے کچھ عرصہ قبل ایک یادداشت کے ذریعہ چیئرمین سنٹرل بورڈ آف ریونیو سے اپیل کی تھی کہ انجمن احمدیہ ربوہ، تحریک جدید، وقف جدید اور دوسری ذیلی تنظیموں نے حکومت کا جو کروڑوں روپے کا انکم ٹیکس غبن کیا ہے۔ اس کی تحقیقات کر کے فوری کارروائی کی جائے۔ اور قادیانیوں نے انکم ٹیکس انفیڈ کرانے کی جو درخواستیں دے رکھی ہیں ان پر مزید کارروائی روک دی جائے اور قادیانیوں کے سالانہ بجٹ کے مطابق گذشتہ سالوں کا انکم ٹیکس وصول کیا جائے۔

۳ جنوری کو خانپور میں ختم نبوت کانفرنس ہوگی

(خانپور) ختم نبوت یوتھ فورس خانپور کے زیر اہتمام ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس ۳ جنوری بروز اتوار بعد از نماز عشاء چوک ڈاکٹر مزاری خانپور میں منعقد ہو رہی ہے جس سے علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔

مولانا اسلم قریشی کو بازیاب کیا جائے اور علماء کرام کو رہا کیا جائے

قطر سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق خطیب اسلام حضرت مولانا قاری اسماعیل رشیدی نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے یہاں کے مسلمانوں سے کہا کہ وہ قادیانیوں سے ہوشیار رہیں کیونکہ وہ لوگ نہ صرف دین اسلام کے دشمن ہیں بلکہ ملک و ملت کے بھی غدار ہیں۔ انہوں نے احباب پر افسوس کا اظہار کیا کہ آج تقریباً ۵ سال کا عرصہ گذرنے کو ہے لیکن حکومت پاکستان ختم نبوت کے عظیم مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو بازیاب کرنے میں ناکام رہی۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے کہا کہ وہ اس مسئلہ کا جلد از جلد حل کرے۔ اس کے علاوہ انہوں نے حکومت سندھ سے مولانا مفتی احمد الرحمن اور دیگر علماء کرام کو غیر مشروط طور پر رہا کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے مولانا حق نواز جھنگوی کی نظر بندی میں مزید تین ماہ کا اضافہ کرنے پر حکومت پنجاب سے سخت احتجاج کیا اور کہا کہ علماء کی گرفتاریوں کی وجہ سے بیرون ملک بسنے والے مسلمانوں میں تشویش پائی جاتی ہے۔

اخبار ختم نبوت

ہارون آباد میں سیرۃ خاتم الانبیاء کانفرنس

رپورٹ محمد اشرف ہارون آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہارون آباد کے زیر اہتمام مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ریلوے کینٹ ہارون آباد میں سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا قدرت اللہ صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت نے کی، کانفرنس کی ابتداء قاری نور محمد کی تلاوت قرآن کریم سے کی گئی۔ اس کے بعد نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم رشید احمد روحی نے پیش کی۔ بعدازاں نشست کے صدر مولانا قدرت اللہ صاحب نے اظہار خیال کرتے ہوئے قادیانیت کی حقیقت بتائی کہ انہوں نے ایک بہترین مثال دے کر فرمایا کہ اگر کسی کو کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو اس کا علاج ضرور کرایا جاتا ہے اگر علاج نہ کرایا جائے تو بیماری بڑھنے کا خدشہ ہوتا ہے اسی طرح اگر جسم میں پھوڑا پھنسی پیدا ہو جائے تو جب تک اس کو کاٹا نہ جائے اس وقت تک انسانی جسم محفوظ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح مرزائیت بھی جسد امت میں ایک ایسا پھوڑا ہے جب تک اس کا مکمل خاتمہ نہ ہوگا اس وقت تک پوری امت راہ راست پر نہیں چل سکتی، اس کے بعد نیاز علی صاحب نے ہدیہ نعت پیش کیا پھر مولانا احسان احمد صاحب دانش مبلغ ختم نبوت لاہور نے اپنے پرجوش بیان میں فرمایا کہ سورج، چاند بے نور ہو سکتے ہیں ستاروں کی چمک ختم ہو سکتی ہے۔ مگر اس دنیا میں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا، اس لئے آج ہمیں اپنے ذاتی اختلافات کو پس پشت ڈالتے ہوئے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جانا چاہئے تاکہ مرزائیت کا قلع قمع کیا جا سکے۔ مولانا محمد احمد صاحب مبلغ ختم نبوت رحیم یار خان نے اپنی پرتاثیر آواز میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مرزا غلام احمد قادیانی شیطان سے ہزار درجے زیادہ ملعون ہے کیونکہ شیطان نے تو صرف ایک نبی کی توہین کی اور پوری دنیا میں ملعون ہوا لیکن مرزا غلام احمد نے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی اور ازواج مطہرات اور تمام صحابہ کرامؓ کی توہین کی ہے جس کی وجہ سے یہ شیطان سے بھی ہزار درجے زیادہ ملعون اور مردود ہے۔ اس کے بعد مولانا محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی مبلغ بہاولپور نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ دین کے مکمل ہونے کی مثال یوں سمجھ لینی چاہئے کہ ایک ستارہ آیا کچھ روشنی ہوئی، پھر دوسرا ستارہ آیا پھر تیسرا ستارہ آیا اسی طرح ہزاروں ستارے آئے حتیٰ کہ چاند بھی آیا لیکن اجالا پورا نہ ہوا اور جب سورج نکلا تو چاند ستاروں کی چنداں ضرورت نہ رہی کیونکہ سورج کے آنے کے بعد کوئی گنجائش باقی نہ رہی۔ اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام آئے کچھ روشنی ہوئی پھر نوحؑ، یعقوبؑ، یوسفؑ موسیٰؑ، عیسیٰؑ الغرض تمام پیغمبر آئے لیکن ابھی تک مزید روشنی کی ضرورت تھی جیسے سورج کے بعد روشنی کی کوئی ضرورت نہیں لہٰذا اگر اب کوئی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ مرتد اور زندیق ہے۔

قاضی اللہ یار صاحب نے اپنے پرزور جو تبلیغی انداز میں خطاب کرتے ہوئے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں خراج تحسین پیش کیا۔ بعدازاں مولانا محمد اسماعیل صاحب جاتم مبلغ تحفظ ختم نبوت بہاولنگر نے مجمع عام سے چند مطالبات منظور کروائے۔

۱۔ مولانا حق نواز جھنگوی صاحب کو فی الفور رہا کیا جائے اور ان پر بے جا تشدد کرنے والوں کو برسرعام سزا دی جائے ۲۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن پر ہونے والے مقدمات پر حکومت غور کرکے علماء کرام کو رہا کرے ۳۔ بہاولنگر میں علماء کو گرفتار کیا گیا ہے ان کو رہا کرکے مقدمات ختم کئے جائیں۔ ۴۔ تمام قادیانیوں کے گھروں سے آویزاں کلمہ طیبہ اور آیات مقدسہ فی الفور مٹا کر ان قادیانیوں کو سزا دی جائے۔ آخر میں مرکزی مبلغ مولانا اللہ وسایا نے مدلل خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم سیرت طیبہ کو بیان کرنے کا حق ادا نہیں کر سکتے کیونکہ ہمارا ایمان ہے کہ تمام انسان اور جن کاتب بن جائیں، تمام شجر قلمیں بن جائیں، ساتوں سمندر سیاہی بن جائیں اور زمین و آسمان کی مقدار کا غذ بن جائیں۔ تو قلمیں ٹوٹ سکتی ہیں، سیاہی ختم ہو سکتی ہے، کاغذ ختم ہو سکتے ہیں، لکھنے والوں کے ہاتھ تھک کر شل ہو سکتے ہیں مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا ایک باب بھی کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ لیکن ہمارا جذبہ حضرت یوسف علیہ السلام کو خریدنے والی اس عورت کی طرح ہونی چاہئے جو ایک اٹی میں یوسفؑ کو خریدنا چاہتی تھی چلتے چلتے انہوں نے فرمایا جس طرح سچے نبیؐ کی نبوت سے محبت کرنا ایمان کا جزو ہے اسی طرح جھوٹے نبی سے نفرت کرنا بھی ایمان کا جزو ہے اور جھوٹے نبی سے نفرت کرنے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ اس سیرت کانفرنس کے انتظامات راؤ عبدالرؤف خاں صاحب، مولانا علی احمد صاحب، مولانا محمد عارف اکمل صاحب، مولانا محمد الیاس صاحب، مولانا احمد علی صاحب، مولانا محمد علی صاحب، عبدالعلیم ضیاء صاحب، محمد اشرف ضیاء صاحب، عبدالماجد فاروقی، عبدالباسط نقاقی، غلام مہر علی تبسم، عبدالرحیم طاہر، عبدالعلیم خان، محمد ندیم اشرف، عبدالقیوم بھیایا، عبدالقوی زخمی نے کئے اور انہوں نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

خواجہ عبدالحمید بٹ کی اہلیہ کا انتقال

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے اور تحریک ختم نبوت کے قدیم ساتھی اور بزرگ صحافی جناب خواجہ عبدالحمید بٹ کی اہلیہ محترمہ گزشتہ روز انتقال کر گئیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب مدظلہ اور ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب کے علاوہ مجلس کے رہنماؤں، مبلغین اور کارکنان نے تعزیت کا اظہار کیا ہے اس کے علاوہ ملک بھر سے دینی و سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے بھی تعزیتی پیغامات بھیجے ہیں۔ ادارہ ختم نبوت انٹرنیشنل محترم خواجہ عبدالحمید بٹ کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

قادیانی غنڈوں کو گرفتار کیا جائے

(ڈیرہ مراد جمالی) مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ مراد جمالی بلوچستان کے امیر مولانا حفیظ بخش لانگو اور ناظم اعلیٰ مولانا کریم داد صاحب، ناظم حکیم علی محمد اثرو نے اپنے مشترکہ اخباری بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ میں جامع مسجد محمدیہ کے خطیب مولانا محمد یوسف پر قاتلانہ حملے کی مذمت کرے اور فوراً قادیانی غنڈوں کو گرفتار کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ سیالکوٹ میں دو بھائیوں کے قاتل قادیانیوں کو بھی سرعام پھانسی دی جائے۔ اس بارے میں انہوں نے اپنے تمام دین دار بھائیوں سے اپیل کی ہے کہ ــــــــــــــ زکریا کے خلاف بھی حکومت سے احتجاج کریں اور دیگر علاقوں میں مسلمانوں پر عائد پابندیوں کا نوٹس لیں۔

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مسلمانوں کیلئے بہترین نمونہ ہے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کائنات کی عظیم ترین جماعت ہیں۔ احمد پور شرقیہ میں محسن انسانیت کانفرنس سے خطاب

(احمد پور شرقیہ) الحنیف اکیڈمی پاکستان کے زیر اہتمام شیخ الاسلام مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی اور شیخ المشائخ مولانا خان محمد صاحب کی زیر سرپرستی دوسری سالانہ تاریخی محسن انسانیت کانفرنس منعقد ہوئی، کانفرنس کا آغاز قاری رشید احمد ندیم کی تلاوت سے ہوا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین زندگی مسلمانوں کے اسوہ ہے انہوں نے کہا کہ صحابہ کرامؓ صاحب ختم نبوت کے عینی شاہد ہیں، نبوت کا پرتو صحابہ کرامؓ پر براہ راست پڑا ہے اسی لیے صحابہ کرامؓ کائنات کی عظیم ترین جماعت ہیں، ہم دنیا میں گلشن ختم نبوت کی آبیاری کرتے رہیں گے۔ کانفرنس سے مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا محمد نواز، مولانا عبدالغفار، حضور احمد منصور اور دیگر علماء کرام نے خطاب فرمایا۔ الحنیف اکیڈمی کے مرکزی سربراہ مولانا منظور احمد محمودی نے اپنے معزز مہمانوں کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا اور مندرجہ ذیل قراردادیں پڑھیں، ملک میں فوری طور پر نظام مصطفیٰ کو نافذ کیا جائے، مولانا محمد اسلم قریشی، قاری حبیب اور دیگر شہدائے ختم نبوت کے قاتلوں کو گرفتار کرکے کیفر کردار تک پہنچایا جائے انگ، کوئٹہ، کراچی، کوہاٹ اور لیہ جھنگ کے مقتولین کے ورثاء کو فوری معاوضہ دیا جائے۔ خطیب ربوہ پر حملہ کرنے والے قادیانی غنڈہ کو سخت سزا دی جائے تاکہ یہ غنڈے آئندہ ایسی جسارت نہ کرسکیں۔ مفتی احمد الرحمٰن، مولانا حق نواز جھنگوی اور ان کے دیگر رفقاء اور احمد پور شرقیہ میں جمعیت کے راہنما مولانا محمد احمد محمودی اور ان کے احباب کو جلد رہا کرکے ان کے خلاف قائم کیے جانے والے جھوٹے مقدمات واپس لیے جائیں۔

تحریک ختم نبوۃ میں نوجوان اپنا تاریخی کردار ادا کریں

چشتیاں (نمائندہ خصوصی) دنیا میں جتنی بھی تحریکیں چلیں ہر تحریک کا نوجوان ہراول دستہ رہے اور اس تحریک کو کامیاب کرایا، یہ بات ختم نبوت یوتھ فورس ضلع بہاولنگر کے ضلعی ناظم اعلیٰ جناب حفیظ اختر شاکر نے گورنمنٹ ڈگری کالج چشتیاں کے طلباء کے ایک خصوصی اجلاس میں کہی۔ جناب حفیظ اختر شاکر نے مزید کہا کہ تحریک ختم نبوت امت مسلمہ کی عالمی تحریک ہے لہٰذا ہم نوجوانوں کو تحریک ختم نبوت کا ہراول دستہ بن کر تاریخی کردار ادا کرنا چاہئے۔ آخر میں اجلاس میں شریک تمام طلباء نے حلفاً تحریک کے ساتھ وابستگی کا اظہار کیا۔ اجلاس میں قرارداد پیش کی گئی کہ چشتیاں کالج میں قادیانی لیکچرر جمشید قادیانی کا تبادلہ کیا جائے۔

منشیات فروش قادیانی کیخلاف سخت کاروائی کیجائے

(اردو ممبر نامہ نگار ٹنڈو غلام علی) ٹنڈو غلام علی کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ یہاں ایک قادیانی کے میڈیکل اسٹور پر چھاپہ مار کر اور اقلیتی کونسلر کو گرفتار کرلیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق ایک قادیانی جو کہ کافی عرصہ سے منشیات کا کاروبار چلاتا تھا، ایکسائز پولیس نے چھاپہ مار کر مال برآمد کرکے ان کے ملازم جو کہ ٹنڈو غلام علی کے نو منتخب کونسلر ہیں، گرفتار کرلیا۔ مزید انکشاف کی توقع ہے۔ دوسری طرف مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاوہ دیگر تنظیموں کے عہدیداروں نے خوشی کا اظہار کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ منشیات فروش قادیانی کے خلاف قانونی طور پر سخت کاروائی کی جائے اور عبرتناک سزا دی جائے۔

قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی پراسرار سرگرمیوں پر اظہار تشویش

وزیر اعظم سے قادیانی آرڈیننس پر عملدرآمد کرانے کی اپیل

کراچی (اسٹاف رپورٹر) کورنگی ایسوسی ایشن آف ٹریڈ اینڈ انڈسٹری کے سابق چیئرمین شیخ محمد اشرف، سینئر وائس چیئرمین سید علی الدین احمد اور واٹر اینڈ سیوریج کمیٹی ڈیفنس سوسائٹی کے چیئرمین شیخ منظر عالم نے قادیانیوں کی حالیہ بڑھتی ہوئی پراسرار سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ایک مشترکہ بیان میں انہوں نے کہا کہ غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کے باوجود قادیانی مسلمانوں اور اسلام کی مذہبی اصطلاحیں کھلے عام استعمال کر رہے ہیں جو امت مسلمہ کے لیے ناقابل برداشت ہیں انہوں نے وزیراعظم محمد خان جونیجو سے اپیل کی کہ قادیانی آرڈیننس پر سختی سے عمل کرایا جائے۔ اور تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔ ربوہ کانفرنس پر مکمل پابندی لگائی جائے کیونکہ ان کی اسلام دشمن اور پاکستان دشمن سرگرمیاں اب روز روشن کی طرح واضح ہو رہی ہیں انہوں نے مزید مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی تمام کتب پر بھی پابندی لگائی جائے۔

(روزنامہ جسارت)

اداریہ بہت پسند ہے

محمد افضل پاشا، محمد عاشق مغل الحسن، شادباغ کالونی ننکانہ صاحب

ایک عرصہ سے ہفت روزہ ختم نبوت کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اس کا اداریہ قادیانیوں کے لیے موت ہے ہم اس کا اداریہ بہت پسند کرتے ہیں اور آپ کو اس پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

بقیہ: اداریہ

راولپنڈی سازش کیس کا مشہور ملزم جنرل محمد نذیر خان وہ بھی مرزا قادیانی کا پیروکار تھا۔

راولپنڈی میں ایک بدکاری کا اڈہ چلانے کے الزام میں اکتوبر ۱۹۶۹ء میں اڈہ کے مالک صلاح الدین جو مرزا بشیر الدین کا رشتہ دار تھا کو گرفتار کرکے اس کا منہ کالا کیا گیا۔

یہ چند تازہ ترین واقعات تھے ورنہ تاریخ قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانے سے لیکر مرزا بشیر الدین کے زمانے تک

ایسی دردانگیز اور بھیانک ظلم کی داستانیں موجود ہیں جسے کہنے والو نے تاریخ محمودیہ، ربوہ کا پوپ، کمالات محمودیہ، شہر سدوم جیسی کتابوں میں لکھ دیا ہے اور ایسی باتیں اخبارات میں بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔ بعض داستانیں تو ایسی ہیں کہ جسے ہم شائع کرنے سے بھی قاصر ہیں ــــ اگر قادیانی واقعی اپنا ریکارڈ دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر ان کتابوں کا جو ہم نے لکھی ہیں ربوہ کی لائبریری میں مطالعہ کریں انشاء اللہ ان کا "ریکارڈ" ایسا لگ جائے گا جو زندگی بھر یہ نہیں کہیں گے کہ "احمدی امن پسندی اور قوانین کی پابندی کرنے والے شہری ہیں ان کے ریکارڈ سے یہ بات ثابت ہے

؎ نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

بقیہ: آپ کے مسائل

ج:۔ کسی کو گزشتہ اتنی زکوٰۃ دینا کہ وہ صاحب نصاب ہو جائے مکروہ ہے تاہم اگر وہ محتاج اور مستحق زکوٰۃ ہے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

بجلی کی چوری

ایک صاحب ــــــ کراچی

س:۔ ایک گھر از رات کے وقت بجلی کا میٹر بند رکھتا ہے، جبکہ گھر میں فرج، استری، پنکھے، بلب، اور ٹیوب لائٹس وغیرہ چالو حالت میں ہوتے آپ یہ بتائیں کہ جب اکثر بجلی والے بجلی کا بل حد سے زیادہ بھی بھیجتے رہتے ہیں اور اکثر ہمیں پریشانی بھی اٹھانی پڑتی ہے، ایسی صورت میں بجلی کا میٹر خود بند رکھتے ہوئے بجلی استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں اور کیا اس کا اثر ہماری نمازوں وغیرہ پر بھی پڑے گا۔ ہمیں قرآن و حدیث کی روشنی میں تفصیل سے آگاہ کریں۔ نیز یہ کہ گھرانے کے افراد اس فعل کو برا یا ناجائز سمجھتے بھی نہیں ہیں۔

ج:۔ یہ بجلی کی چوری ہے اور خیانت بھی، شریعت کی پابندی کا تقاضا یہ ہے کہ چوری اور خیانت جیسے کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا جائے، ورنہ نماز روزہ سب کو گناہ لے ڈوبے گا۔

بقیہ: فضائل قرآن

بسم اللہ پڑھ لینا چاہیئے۔ قرآن مجید کی آیتوں میں سوچ و فکر کرکے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ جہاں سجدہ تلاوت آئے وہاں سجدہ کرنا ضروری ہے۔ تلاوت ختم کرنے کے بعد اپنی پوری امت کی دینوی اور اخروی کامیابی اور کامرانی کی بخشش اور مغفرت کیلئے دعا کرنی چاہیئے۔

(بحوالہ "دراسات اسلامیہ")

بقیہ: معجزات

جھوٹی بات کہی اور نہ مجھ سے جھوٹی بات کہی گئی یہ تو وہی رات ہے جس کا مجھ سے وعدہ تھا" اور سحر کے وقت بطخیں آپ کے سامنے چلانے لگیں تو لوگوں نے انہیں ہٹانا چاہا تو آپ نے فرمایا ان کو چھوڑ دو یہ اپنے غم کا اظہار کر رہی ہیں۔ پھر موذن نے آکر نماز کے لیے کہا، آپ نماز کے لیے تشریف لے گئے، ابن ملجم نے آپ کی پیشانی پر تلوار ماری۔ ایک شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایسی حالت میں جبکہ آپ کوفہ کے منبر پر تھے، دریافت کیا اے علیؓ! اس آیت کا کیا مطلب ہے اور اس سے کون لوگ مراد ہیں؟ **رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا** (یعنی کچھ مرد ہیں کہ انہوں نے اس بات کو سچا کیا اور پورا کر دیا جس پر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا پس ان میں سے بعض تو اپنے کام کو پورا کر چکے اور بعض ان میں سے انتظار کرنے والے ہیں) حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ یہ آیت میری شان میں اور میرے متعلق نازل ہوئی ہے اور میرے چچا حمزہؓ اور میرے چچا کے بیٹے عبیدہ بن حارثؓ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ سو عبیدہ نے کام پورا کیا اور وہ بدر کے دن شہید ہوئے، اور حضرت حمزہؓ احد کے دن شہید ہوئے اور میں منتظر ہوں اس امت کے شقی ترین کا کہ وہ میری داڑھی کو میرے خون سے رنگے گا۔ مجھ سے میرے حبیب ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ابن ملجم حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سواری مانگنے آیا، آپ نے اس کو سواری دے دی اور پھر فرمایا "واللہ یہ میرا قاتل ہے" لوگوں نے کہا آپ اسے قتل کیوں نہیں کرا دیتے؟ آپؓ نے فرمایا پھر مجھے قتل کون کرے گا اس واقعہ کو صاحب صواعق محرقہ نے نقل فرمایا ہے

بقیہ: ارشادات شاہ عبدالعزیز

(۲) مولانا کی خدمت میں ایک شخص آیا اور پوچھا: جناب طوائف (کسبی) عورتیں جو مرتی ہیں ان کی نماز جنازہ پڑھنی درست ہے یا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا جو مرد ان کے آشنا ہوتے ہیں، ان کی نماز جنازہ پڑھتے ہو یا کہ نہیں۔ اس نے کہا پڑھتے ہیں۔ مولانا نے فرمایا: تو پھر ان عورتوں کی بھی نماز جنازہ پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ گناہ میں تو دونوں برابر ہیں۔

بقیہ: عورت کا کردار

شعور رکھ سکتی ہے کہ اپنے لئے اشاروں میں شوہر کے انتخاب کا مشورہ اپنے باپ کو دے سکتی ہے ــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں ملاحظہ ہو:

قالت احدهما يا ابت استأجره ان خير من استأجرت القوي الامين۔

ترجمہ۔ اے میرے باپ انہیں ملازم رکھ لیجئے جسے آپ ملازم رکھیں وہ بہترین آدمی اور امین ہو۔

یہ واقعات اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جب بھی مرد عورت کی اہمیت کو سمجھنے میں غلطی کرے گا، پوری سوسائٹی کو اس کا نقصان اٹھانا پڑے گا اور جب اس کے ساتھ صحیح معاملہ کیا جائے تو اس کے فوائد محدود ہوں گے۔

بقیہ: صلۂ رحمی

یا لعدل! آخر تک نازل ہوئی، مجھے اس مضمون سے بہت مسرت ہوئی اور اسلام میرے دل میں جم گیا۔ میں وہاں سے اٹھ کر حضور کے چچا ابو طالب کے پاس گیا جو مسلمانوں نہ تھے، ان سے جا کر میں نے کہا کہ میں تمہارے بھتیجے کے پاس تھا اس وقت ان پر یہ آیت نازل ہوئی وہ کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرو فلاح کو پہنچو گے۔ خدا کی قسم وہ اپنے دعوے میں سچے ہوں یا جھوٹے لیکن تمہیں تو اچھی عادتوں ہی کی تعلیم اور کریمانہ اخلاق سکھاتے ہیں (تنبیہ الغافلین) یہ ایسے شخص کی نصیحت ہے جو خود بھی مسلمان نہیں ہیں، مگر وہ بھی اس کا اقرار کرتے ہیں کہ نبوت کا دعویٰ سچا ہو یا جھوٹا لیکن اسلامی تعلیم بہترین تعلیم ہے وہ کریمانہ اخلاق سکھاتی ہے۔ مگر افسوس کہ آج ہم مسلمانوں ہی کے اخلاق سب سے گرے ہوئے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدرسہ عربیہ دار العلوم مدینہ رجسٹرڈ

کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

وفاق المدارس سے منسلک یہ معیاری ادارہ ۱۹۷۸ء سے شیخ التفسیر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں علوم دینیہ کی خدمات سرانجام دے رہا ہے

اس ادارہ میں قرآن مجید حفظ و ناظرہ تجوید فارسی عربی مکمل درس نظامی کی تعلیمات کا اہتمام ہوتا ہے۔ محنتی اور تجربہ کار اساتذہ کرام کی نگرانی میں بیرونی و مقامی طلباء کی کثیر تعداد علوم اسلامیہ سے استفادہ حاصل کر رہی ہے اس مدرسہ کا سالانہ خرچ اسی ہزار روپیہ گندم کے علاوہ ہے اور اب مدرسہ ہذا میں ایک عالی شان جامع مسجد زیر تعمیر ہے جس کی لاگت کا اندازہ دو لاکھ روپے ہے اہل خیر حضرات کیلئے ذخیرہ آخرت کے لئے سنہری موقع ہے مسجد کے لئے آٹھ عدد گارڈر ۴×۸ کے اٹھارہ فٹ لمبے اور ۸ عدد گارڈر ۱۲ فٹ لمبے اور ٹی آر ۲۱ فٹ لمبی پچاس عدد ۸ انچ ۲۰ فٹ لمبی ۲۵ عدد فوری طور پر درکار ہیں۔

(تصدیق) محدث العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا دار العلوم مدینہ کوٹ ادو ایک دینی درس گاہ ہے اس لئے ہر قسم کی اعانت و امداد کا مستحق ہے

رابطہ کیلئے: محمد مسعود مہتمم مدرسہ عربیہ دار العلوم مدینہ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوت

سابقہ نام :- چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ سنہ ۱۹۳۵ء

ھو الشافی

افتخار الاطباء

قاری الحاج حکیم محمد یونس (ایم اے)

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے :- فون ۵۵۱۹۷۵

اوقات مطب

موسم گرما :- ۷ تا ۲ جمعۃ المبارک ۵ تا ۹، ۹ تا ۱۲

موسم سرما :- ۹ تا ۱، ۵ تا ۹، ۴ تا ۹

- غرباء کے لئے علاج مفت۔
- طلبا و طالبات کو خاص رعایت۔
- ایلوپیتھی ڈاکٹرز انگریزی علاج سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کر لیں۔
- عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمد للہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے
- دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں
- بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہیگی
- عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر قیمتی ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

دواخانہ ختم نبوۃ، ۱-۵۶ سرگودھا روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-169

میرے رسول ﷺ

کلام : نعیم چشتی
منڈی بہاؤالدین

راحت ایمان ہیں میرے رسول ﷺ — مومنوں کی جان ہیں میرے رسول ﷺ

زاہدوں اور عارفوں کے واسطے — مایۂ عرفان ہیں میرے رسول ﷺ

طالبانِ راہِ حق کے واسطے — چشمۂ فیضان ہیں میرے رسول ﷺ

دینِ حق کے جانثاروں کیلئے — مشعلِ ایقان ہیں میرے رسول ﷺ

غمزدوں اور بے لبسوں کے واسطے — زیست کا عنوان ہیں میرے رسول ﷺ

بے سہاروں، بے نواؤں کیلئے — سایۂ رحمان ہیں میرے رسول ﷺ

ہم غریبوں اور یتیموں کے کیلئے — داعی احسان ہیں میرے رسول ﷺ

کیوں نہ ہو اُن پہ گنہگاروں کو ناز — ماحی عصیاں ہیں میرے رسول ﷺ

دنیا کے سب دردمندوں سے بڑا — درد کا درماں ہیں میرے رسول ﷺ

مغفرت کے چاہنے والو سنو — آیۂ غفران ہیں میرے رسول ﷺ

دیدیا ہے خود خدا نے فیصلہ

مظہرِ قرآن ہیں میرے رسول ﷺ